نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا اور پینا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا اور پینا، کھانے
پینے کا مسنون طریقہ اور کھانے پینے کے آداب

www.kitabosunnat.com

محمود نصار

مترجم
مولانا خالد محمود صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کا کھانا اور پینا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کا کھانا اور پینا

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانا اور پینا، کھانے پینے کا
مسنون طریقہ اور کھانے پینے کے آداب

اُردو ترجمہ:
صفۃ طعام و شراب النبی ﷺ

مؤلف
محمود نصّار

مترجم
مولانا خالد محمود صاحب
فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی ۔ ۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	:	نبی اکرمؐ کا کھانا پینا
مؤلف	:	محمود نصار
مترجم	:	مولانا خالد محمود
ناشر	:	اریب پبلیکیشنز
صفحات	:	96
سن اشاعت	:	2012
قیمت	:	

NABI-E-AKRAM (S.W.) KHANA PEENA
Mahmood Nassar

ناشر

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

فون: 23284740، 23282550، 43549461

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
۱	مقدمہ	۱۱
۲	کھانا اور آداب نبوی ﷺ	۱۳
۳	ضیافت کے آداب	۱۵
۴	رسول کریم علیہ السلام کی خدمت میں کھانے کا ہدیہ	۱۸
۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھوکے کو کھانا کھلانے کی ترغیب دینا	۱۹
۶	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ سے کھانے کی ترغیب دینا	//
۷	حضور اقدس ﷺ کا اہل صفہ کو تھوڑے سے دودھ کے لیے دعوت دینا	//
۸	ایک پیالہ سے چالیس آدمیوں کا سیر ہو کر کھانا	۲۱
۹	اسراف کے بغیر ضیافت کی ترغیب	۲۳
۱۰	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا ولیمہ	۲۴
۱۱	حضور علیہ السلام کا ولیمہ کی ترغیب دینا	//
۱۲	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت قبول کرنے کی ترغیب دینا	۲۵
۱۳	دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کی ترغیب	//
۱۴	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنؓ وحسینؓ کا عقیقہ کرنا	۲۸
۱۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ کی ترغیب دینا	//
۱۶	اہل میت کے لئے کھانا تیار کرنے کی ترغیب	//
۱۷	کھانے کے بارے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب	۲۹

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸	ناپاک ہو جانا	//
۱۹	ضرر رساں ہونا	//
۲۰	نشہ آور ہونا	۳۰
۲۱	کسی دوسرے کا حق اس سے متعلق ہو	//
۲۲	کوئی حرام جانور ہو	//
۲۳	حضور نبی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر چلنے والے ایک (عملی) قرآن تھے	۳۱
۲۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا مبارک طریقہ	۳۵
۲۵	کھانے کے وقت شیطان کا آنا اور اسے مغلوب کرنے کا طریقہ	۳۷
۲۶	کھانے کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب	۳۹
۲۷	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز نشست	//
۲۸	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دسترخواں پر دوزانوں بیٹھنا	۴۰
۲۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکڑوں بیٹھ کر کھانا	۴۱
۳۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں جانب کھانے کو رکھنا	//
۳۱	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر	//
۳۲	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز پر کھانا رکھ کر کھاتے تھے؟	۴۲
۳۳	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ سے کھانے کا انداز	//
۳۴	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ کی شان	//
۳۵	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سامنے سے کھانا کھانے کا حکم دینا	۴۳
۳۶	حضور علیہ السلام کا کھانے کا انداز	//
۳۷	ایک لقمہ میں دو کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت	۴۴
۳۸	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلیاں چاٹنا	//

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹	انگلیوں کا چاٹنا	۴۵
۴۰	برتن صاف کرنے کی ترغیب	۴۶
۴۱	مضر کھانے سے حفاظت کے لیے	//
۴۲	زمین سے پانی کا چشمہ پھوٹنا	۴۷
۴۳	کھانے میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم	//
۴۴	محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا	۴۸
۴۵	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا	۴۹
۴۶	کھانا تیار کرنے والے کو دعا دینا	//
۴۷	مسلمان، ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا پیتا ہے	۵۰
۴۸	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر ہونے کی دعا دینا	//
۴۹	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا برتنوں کو ڈھانکنے کا حکم دینا	۵۱
۵۰	بیمار آدمی کو کھانے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے	//
۵۱	رات کا کھانا نہ چھوڑو	//
۵۲	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں برکت کا واقعہ	۵۲
۵۳	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت شکم سیر ہو کر نہیں کھایا	۵۳
۵۴	رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی روٹی کا ذکر	۵۴
۵۵	روٹی کھانے کی ترغیب اور سالن کا انتظار نہ کرنے کا حکم	//
۵۶	کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم	۵۵
۵۷	ثرید کی تمام کھانوں پر فضیلت	//
۵۸	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تر کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھانا	۵۶

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دستی کا گوشت زیادہ مرغوب تھا	//
۶۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستی کا گوشت پسند فرمانا	۵۷
۶۱	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت کے گوشت کو پسند فرمانا	//
۶۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ شوربہ بنانے کی ترغیب دینا	۵۸
۶۳	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہڈی کو منہ کے قریب کرنے کا حکم، تا کہ اس پر لگا ہوا گوشت کھایا جا سکے	//
۶۴	چھری سے گوشت کاٹنے کی ممانعت	//
۶۵	زیادہ کھانے کی مذمت	۵۹
۶۶	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھنا ہوا کھانا تناول فرمانا	//
۶۷	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کا گوشت کھانا	۶۰
۶۸	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت کو پسند فرمانا	۶۱
۶۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کدو کو پسند فرمانا	//
۷۰	آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کدو اور سوکھائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھانا	۶۲
۷۱	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور اور دودھ کو پسند فرمانا	//
۷۲	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوکھائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھانا	۶۳
۷۳	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلوہ کھانا	//
۷۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجوروں کے خوشے سے کھانا	//
۷۵	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پنیر کھانا	۶۴
۷۶	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کا گوشت کھانا	//
۷۷	جب کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دینے کا حکم	۶۵
۷۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سا کھانا مرغوب تھا؟	//

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۹	حضور علیہ السلام کا میٹھا اور شہد کو پسند فرمانا	۶۶
۸۰	نبی کریم علیہ السلام کو کون سا کھانا پسند تھا	۶۷
۸۱	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لہسن کو نا پسند کرنا	//
۸۲	آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیاز کھانا	۶۸
۸۳	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کھانا	//
۸۴	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سرخاب کا گوشت کھانا	//
۸۵	آپ ﷺ کا ٹڈی کھانا	۶۹
۸۶	رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عنبر مچھلی کھانا	//
۸۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قسم کے کھانوں کو جمع کرنا	۷۰
۸۸	تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا	//
۸۹	تر کھجور کے ساتھ تربوز کھانا	//
۹۰	مکھن اور کھجور ملا کر کھانا	۷۱
۹۱	نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کیا انداز	//
۹۲	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر پانی پینا	//
۹۳	آپ ﷺ کا مشکیزے سے پانی پینا	۷۲
۹۴	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھنڈا اور میٹھا مشروب پسند فرمانا	۷۳
۹۵	حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میٹھا پانی نوش فرمانا	//
۹۶	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھنڈا پانی نوش فرمانا	۷۴
۹۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سے بچا ہوا پانی پینا	//
۹۸	رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آبِ زمزم پینا	۷۵
۹۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ پینا	//

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۰	کوئی چیز دینے میں دائیں جانب کا لحاظ رکھنا مستحب ہے	۷۶
۱۰۱	مختلف مواقع پر آپ ﷺ کا دودھ نوش فرمانا	//
۱۰۲	عرفہ کے دن	//
۱۰۳	ہجرت کے وقت	۷۷
۱۰۴	معراج کی رات	//
۱۰۵	دودھ پینے کے بعد آپ ﷺ کا کلی کرنا	//
۱۰۶	دودھ پینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا پڑھنا	//
۱۰۷	آپ ﷺ کا شہد پینا	۷۸
۱۰۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمانا	//
۱۰۹	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھگوئی ہوئی کھجوروں کا شربت پینا	//
۱۱۰	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کشمش کا مشروب پینا	۷۹
۱۱۱	رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبیذ پینا	۸۰

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿مقدمہ﴾

الحمد للّٰه و كفى، وسلام على عباده الذين اصطفى و بعد: فان خير الهدى هدى محمّدٍ صلى اللّٰه عليه وسلم، وشرّ الامور محدثاتها، وكل محدثةٍ بدعة، وكلّ بدعة ضلالة، وكلّ ضلالة فى النّار.

و بعد: چونکہ ہر انسان صبح وشام کھانے پینے کے بارے میں فکر مند رہتا ہے اس لئے لازمی سی بات ہے کہ ایک جستجو رکھنے والا مسلمان اس امر کو معلوم کرنے میں دلچسپی لے گا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اس بارے میں کیا طور وطریق اور کیا اخلاق عالیہ تھے!

اس لئے کہ ایک مسلمان کی زندگی کو منظم اور باسلیقہ بنانے کے لئے کھانے پینے کے آداب جاننا نہایت ضروری اور اہم ہیں، اور اس کے لئے آدابِ نبوی کا جاننا ضروری ہے۔

اس موضوع پر لکھنے کا سبب یہ امر ہوا کہ مسلمان دو مختلف گروہوں میں تقسیم ہیں:

بعض وہ ہیں جو مال دار اور اسراف کرنے والے ہیں اور بعض ایسے نادار اور غریب ہیں کہ قوت لایموت کے بھی مالک نہیں ہیں پھر یہ اسراف اور فخر کا مرض معاشرہ میں چہار سو پھیلا ہوا ہے جس کا مظاہرہ پوری دنیا میں آسودہ حال مسلمانوں کے ہاں دیکھا جا سکتا ہے، اور ان میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو نادار لوگوں کو شفقت کی نظر سے دیکھتے ہوں اور ان کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرتے ہوں۔ ہم نے اس موضوع کی تحقیق میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث مبارکہ کا انتخاب کیا ہے اور حدیث مبارک کی ان کتب تسعہ کو پیش نظر رکھا ہے جو علماء مسلمین کے نزدیک دین اسلام کے احکام کی معرفت کے سلسلہ میں کتاب اللہ کے بعد قبلہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم نے اس کتاب کا آغاز اس سلسلہ میں ایک جامع مضمون سے کیا ہے جس کو ابن القیمؒ نے ''زاد المعاد'' میں ذکر کیا ہے تاکہ کھانے کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب کا اجمالی نقشہ سامنے آجائے۔ اس کے بعد ضیافت کے آداب کا تذکرہ ہے، جس میں تمام لوگوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی پر آمادہ کیا گیا ہے، پھر اس کے بعد کھانے سے پہلے اور کھانے کے دوران آدابِ نبویؐ کا ذکر کیا گیا ہے، اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے اور پینے کی صفت بیان کی گئی ہے کہ حضورؐ کیا کھاتے اور پیتے تھے!

آخر میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ یہ کتاب، ہمارے کھانے پینے اور تمام عادات واطوار کے سلسلہ میں راہِ مستقیم کی طرف رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہو، کیوں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا﴾ (الاحزاب: ۲۱)

لہٰذا اگر ہم اس سلسلہ میں کامیاب و بامراد ہوئے تو یہ محض اللہ کے فضل وکرم سے ہوگا اور اگر ایسا نہ ہوا تو یہ ہماری طرف سے اور شیطان کی طرف سے ہوگا۔ نیز اللہ تعالیٰ اس بھائی کی مغفرت فرمائے جو کتاب ہذا میں کوئی لغزش پا کر ہمیں اس سے باخبر کرے۔

وما توفیقنا الاّ باللّٰہ، علیہ توکلنا والیہ المصیر

مؤلف

محمود نصّار

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانا اور آداب نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اخلاق کریمانہ اور آداب عظیمہ کے جامع تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہِ اعتدال میں ایک مدرسہ اور ہر کلمہ وحرکت میں ایک دستورِ حیات کی حیثیت رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جو موجود ہوتا اس کو رد نہ فرماتے تھے اور جو مفقود ہوتا اس کے لئے تکلف نہیں فرماتے تھے، جو پاکیزہ چیز بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کی گئی اس کو تناول فرمالیا، اگر طبیعت کو ناگوار ہے تو اس کو حرام کئے بغیر ترک کر دیتے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھانے میں کبھی عیب نہیں نکالا، پسند آتا تو کھالیتے وگرنہ نہ کھاتے، لیکن اس میں عیب نہ نکالتے، جیسا کہ ایک دفعہ آپ نے عادت نہ ہونے کی وجہ سے گوہ نہیں کھائی لیکن اس کو امت پر حرام نہیں فرمایا، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستر خوان پر گوہ کھائی گئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد اور میٹھی اشیاء کھائی ہیں اور اس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پسند بھی فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹ، بھیڑ، مرغ، سرخاب، گورخر، خرگوش کے گوشت اور بحر کا طعام تناول کیا ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھنا ہوا گوشت اور تازہ اور خشک کھجوریں کھائی ہیں اور خالص دودھ اور پانی ملا ہوا دودھ نوش کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ستو اور شہد پانی میں ملا کر بھی پیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھجوروں کی نبیذ (مشروب) بھی پی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حریرہ (ایک کھانا جو قیمہ اور آٹے سے تیار کیا جاتا ہے) اور ثرید بھی کھائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پگھلی ہوئی چربی سے بھی روٹی کھائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھنا ہوا جگر اور سکھائے ہوئے گوشت کے پارچے بھی تناول فرمائے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکے ہوئے کدو بھی کھائے ہیں اور اس کو آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ پسند بھی فرماتے تھے اور ابلا گوشت بھی کھایا ہے۔ آپ ﷺ نے گھی کے ساتھ بھی ثرید کھائی ہے اور آپ ﷺ نے پنیر بھی کھائی ہے، آپ ﷺ نے زیتون کے ساتھ بھی روٹی کھائی ہے، آپ ﷺ نے تازہ کھجوروں کے ساتھ تربوز کو بھی کھایا ہے، آپ ﷺ نے مکھن کے ساتھ کھجوریں کھائی ہیں اور اس کو آپ ﷺ پسند فرماتے تھے، عمدہ کھانے کو رد بھی نہ فرماتے تھے اور نہ اس کے لئے تکلف فرماتے تھے، بلکہ آپ ﷺ کا طریق یہ تھا کہ جو میسر آ جاتا وہ کھا لیتے، ایسے مواقع بھی آئے ہیں کہ آپ ﷺ کو صبر کرنا پڑا، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر بھی باندھے ہیں، کئی کئی ماہ اسی حالت میں گزر جاتے کہ آپ ﷺ کے گھر میں آگ نہ جلتی، آپ ﷺ کا بڑا کھانا وہ ہوتا جو زمین پر ایک دسترخواں پر رکھا جاتا، آپ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے، جب فارغ ہوتے تو ان کو چاٹ لیتے، اور یہ (چاٹنا) سب سے بہترین لقمہ ہوتا، کیونکہ متکبر آدمی ایک انگلی سے کھایا کرتا ہے اور کھانے کا حریص پانچ انگلیوں سے کھاتا ہے۔ آپ ﷺ ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے۔ ٹیک لگانے کی تین صورتیں ہیں، ایک یہ ہے کہ پہلو کے بل بیٹھنا دوسرا چار زانو ہو کر بیٹھنا اور تیسری صورت یہ ہے کہ ایک ہاتھ پر ٹیک لگا کر دوسرے ہاتھ سے کھانا، یہ تینوں صورتیں مذموم ہیں۔ آپ ﷺ کھانے کی ابتداء میں بسم اللہ اور آخر میں الحمد للہ پڑھتے، اختتام پر یہ دعا پڑھتے تھے۔

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدَّعٍ، وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾

اور کبھی یہ دعا پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنَّ عَلَيْنَا فَهَدَانَا، وَاَطْعَمَنَا، وَاَسْقَانَا، وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ اَبْلَانَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ وَسَقٰى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسٰى مِنَ الْعُرْيِ، وَهَدٰى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمٰى، وَفَضَّلَ عَلٰى كَثِيْرٍ، مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الْعَالَمِيْنَ﴾

اور کبھی یہ پڑھتے:

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ﴾

کھانا کھانے کے بعد اپنی انگلیوں کو چاٹ لیتے، ان لوگوں کے پاس رومال تو تھے نہیں کہ اس سے اپنے ہاتھوں کو صاف کرتے، اور کھانے کے بعد ہاتھوں کا دھونا ان کی عادت بھی نہیں تھی۔ آپ ﷺ اکثر و بیشتر بیٹھ کر ہی پانی پیتے، بلکہ آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر پینے سے منع فرمایا ہے، آپ ﷺ نے ایک بار کسی عذر کی بنا پر کھڑے ہو کر پانی پیا، جیسا کہ واقعہ کا سیاق و سباق اس کی نشاندہی کرتا ہے، آپ ﷺ چاہِ زمزم پر آئے اور لوگ اس سے آبِ زمزم نکال کر لوگوں کو پلا رہے تھے، چنانچہ آپ ﷺ نے ڈول لیا اور کھڑے ہو کر اسے پیا، لہٰذا بنا بر عذر اس کا جواز بیٹھ کر پینے سے مانع ہے، اس طرح احادیث الباب جمع ہو جاتے ہیں، واللہ اعلم۔

جب آپ ﷺ (کوئی مشروب) نوش کرتے تو اپنے دائیں جانب میں بیٹھے ہوئے شخص کو وہ پانی دیتے، خواہ آپ ﷺ کی بائیں جانب بیٹھا ہوا شخص اس سے (مرتبہ وغیرہ میں) بڑا ہو۔[1]

﴿ضیافت کے آداب﴾

کھانے کی دعوت اور حضور علیہ السلام کا مبارک طریقہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نیک لوگوں کی دعوت کرنے پر امت کو ابھارا ہے، اس لئے کہ یہ عمل باہمی قرب، مودت اور محبت کا سبب ہے۔ نیز آپ ﷺ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ دعوت پرہیز گار لوگوں کی ہونی چاہیے، فاسقوں کی نہیں ہونی

---

[1] زاد المعاد فی سیرۃ خیر العباد ۱/۳۷، ۳۸ لابن القیم۔ (مطبع) المکتبۃ القیمۃ. [2] ابن ماجہ (۱۷۴۲)، احمد (۱۳۸/۳)، البیہقی ۲۸۷/۷، شرح السنۃ (۲۸۳/۱۲)، مشکل الآثار ۲۹۸/۱۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم اپنا کھانا نیک لوگوں کو کھلاؤ''۔[1]

نیز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی کوتاہی پر امت کو متنبہ کیا ہے کہ جس میں اکثر لوگ مبتلا ہیں کہ دعوت کے موقع پر، خصوصاً ولیمہ کی دعوت کے موقع پر مالداروں کو تو بلایا جاتا ہے لیکن غریب نادار لوگوں کو نہیں بلایا جاتا۔ چنانچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے برا کھانا، ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لئے مالداروں کو تو دعوت دی جائے مگر غریب لوگوں کو نہ دی جائے۔''[2]

صحیح مسلم میں یہ الفاظ ہیں: ''برا کھانا، ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لئے

---

[1] بہتر یہ ہے کہ ضیافت میں اپنے عزیز و اقارب کا بھی خیال رکھے، کیونکہ ان کو دعوت نہ دینا قطع رحمی ہے، پھر ان اقارب میں ترتیب کا لحاظ رکھنا بھی بڑا اہم ہے، کیونکہ بعض کو ترجیح دینا اور بعض کو اہمیت نہ دینا دلوں میں کینہ و بغض کا سبب ہو سکتا ہے۔ پھر کھانے کا ایک ادب یہ ہے کہ جس کے متعلق پورا یقین ہو کہ وہ بالکل نہیں آئے گا اسے دعوت نہ دی جائے، نیز جو اس کی دعوت کو پسند نہ کرتا ہو اسے بھی نہ بلائے۔

[2] (۲) مسلم (۲/۱۰۵۴) ۱۶. کتاب النکاح. ۱۶. باب الامر باجابة الداعی الی الدعوة رقم ۱۰۷ (۱۴۳۲)، ابو داود (۳۷۴۲)، البخاری، کتاب النکاح (باب من ترک الدعوة فقد عصی اللہ و رسوله صلی اللہ علیه وسلم)

کھانا پیش کرنے کے آداب: (۱) کھانا جلدی پیش کرنا: قرآن کریم نے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قصہ بیان کرتے ہوئے مہمان نوازی کی ایک شاندار صورت ذکر کی ہے: ارشاد ہے: هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ'' (الذاریات: ۲۴) ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا اکرام کھانا جلدی پیش کرنے کی صورت میں کیا گیا تھا، یہ بات اس ارشاد الٰہی سے معلوم ہوتی ہے: فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ'' (ھود: ۶۹) نیز اس سے بھی معلوم ہوتی ہے: ''فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ'' (الذاریات: ۲۶) پانچ چیزوں میں جلدی کرنا سنت ہے: حاتم الاصم فرماتے ہیں کہ جلد بازی، شیطان کی طرف سے ہے مگر پانچ موقع مستثنیٰ ہیں اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی سنت ہیں: ۱۔ کھانا کھلانا، ۲۔ میت کی تجہیز و تکفین، ۳۔ کنواری کی شادی کرنا، ۴۔ قرض کی ادائیگی، ۵۔ گناہ سے توبہ کرنا۔ ولیمہ جلدی کرنا مستحب ہے۔ علماء لکھتے ہیں کہ ولیمہ پہلے دن سنت، دوسرے دن نیکی کا کام اور تیسرے دن ریاکاری ہے۔ (احیاء العلوم ۲/۱۶، ۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالداروں کو تو بلایا جائے اور مسکینوں کو نہ بلایا جائے، پس جو شخص دعوت پر نہ آئے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔"[۱]

---

[۱] کھانوں میں ترتیب کا لحاظ رکھنا: علماء متقدمین کے خیال میں پہلے پھل وغیرہ پیش کرنے چاہئیں، جیسا کہ ابو حامد امام غزالی کا بھی یہی خیال ہے (احیاء علوم الدین)، اس کی دلیل یہ ہے کہ قرآن پاک سے پہلے پھل اور بعد میں گوشت کا ذکر آیا ہے، فرمایا: وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ" پھر فرمایا: "وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ" (الواقعة: ۲۰۔ ۲۱) پھر پھل وغیرہ کے بعد سب سے بہتر کھانا گوشت اور ثرید ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: "عائشہؓ کی تمام عورتوں پر فضیلت ایسی ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر فضیلت و برتری حاصل ہے"۔ (متفق علیہ، البخاری، فضائل الصحابة، کتاب الاطعمة مسلم (۲۴۴۶/۱۸۹۵)، الترمذی (۵/۶۶۴) اس کے بعد گوشت کو افضیلت حاصل ہے، اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بھنا ہوا موٹا تازہ بچھڑا پیش کیا تھا، نیز سنن ابن ماجہ میں ہے کہ حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار کھانا، گوشت ہے" (ابن ماجہ ۲/۱۰۹۹) اس کی اسناد میں ابو مشجعہ اور مسلمہ بن عبداللہ ہیں، ابن حبان نے المجروحین (۱/۳۲۹) میں فرمایا ہے کہ یہ راوی موضوع روایات ذکر کرتے ہیں، دیکھئے: الموضوعات (۲/۳۰۲) میزان الاعتدال (۲/ترجمہ رقم: ۲۳۰۵) نیز بیہقی نے الایمان میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بہترین سالن گوشت ہے اور وہ سالنوں کا سردار ہے (البیہقی فی الشعب ۲/۲۹۲)، اس روایت کی سند میں یزید بن ابان الرقاشی ابو عمر البصری ضعیف راوی ہے، التقریب ص/۳۸)

۳۔ عمدہ قسم کا کھانا پہلے پیش کرے تا کہ وہ اس کو بھرپور حاصل کر سکے، جبکہ متکبرین کی عادت اس کے برعکس ہے تا کہ زیادہ کھانے کا ذریعہ بنے۔

۴۔ جب تک مہمان مکمل طور پر فارغ نہ ہو جائیں ان کے سامنے سے کھانا نہیں اٹھانا چاہئے، کیونکہ ممکن ہے کہ کسی کو کوئی چیز زیادہ مرغوب ہو یا کسی کو ابھی کھانے کی کچھ طلب ہو۔

۵۔ کھانا بکفایت پیش کرے، کیونکہ کھانا، کفایت سے کم پیش کرنا خلافِ مروت ہے۔ اور کفایت سے زیادہ پیش کرنا ریاکاری اور تصنع کے سوا کچھ نہیں ہے (احیاء العلوم ۲/ ۱۷، ۱۸)

آدابِ رخصت: (۱) مہمان کے ہمراہ گھر کے دروازہ تک جائے، یہ طریقہ سنت ہے، نیز اس میں مہمان کا اکرام بھی ہے، ہمیں مہمان کے اکرام کا حکم دیا گیا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے، جو شخص اللہ پر اور آخرت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم علیہ السلام کی خدمت میں کھانے کا ہدیہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ سے محبت کیا کرتے تھے اور تھوڑے سے کھانے کو بھی ان میں تقسیم فرما دیتے تھے، ابو نعیمؒ، ابن السنی اور حاکمؒ نے حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ، سے روایت نقل کی ہے کہ ہند کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چند تحائف پیش کیے، جو چیزیں اس نے ہدیہ میں دیں ان میں ایک گھڑا تھا جس میں سونٹھ تھی تو آپ ﷺ نے ہر آدمی کو اس کا ایک ایک ٹکڑا کھلایا اور مجھے بھی ایک ٹکڑا کھلایا''۔[1]

کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے'' (الترغیب والترھیب ۱/۵۳۲) (۲) مہمان بھی خوش دلی کے ساتھ واپس جائے، اگرچہ اس کے حق کی ادائیگی میں کوتاہی ہوگئی ہو، یہ چیز خوش اخلاقی اور تواضع میں سے ہے۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ''آدمی اپنے حسنِ اخلاق کی وجہ سے روزہ دار اور شب بیدار کا مقام حاصل کر لیتا ہے'' (البخاری ومسلم) (۳) میزبان کی اجازت اور اس کی رضا مندی سے رخصت ہو، نیز مدتِ قیام کے متعلق اپنے میزبان کے دل کی رعایت ملحوظ رکھے، لہٰذا جب کسی کا مہمان بنے تو تین دن سے زیادہ قیام نہ کرے، کیونکہ بسا اوقات میزبان اس سے اکتا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ضیافت تین دن تک ہے اس سے جو زیادہ ہو وہ صدقہ ہے'' (البخاری و مسلم و الترمذی (۱۹۶۷) ۔ لیکن اگر میزبان اس کو اصرار کرے اور وہ بھی خلوصِ دل سے تو اس صورت میں مہمان کے لئے قیام جائز ہے۔

مستحب ہے کہ میزبان کے پاس آنے والے مہمان کے لئے ایک الگ بستر موجود ہو۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: ''ایک بستر آدمی کے لئے اور ایک بستر عورت کے لئے اور ایک بستر مہمان کے لئے ہے اور چوتھا شیطان کے لئے ہے'' (مسلم ۳/۱۶۵۱) کتاب اللباس والزینۃ، باب کراھۃ ما زاد علی الحاجۃ من الفراش و اللباس (ع ۲۰۸) عن جابر بن عبداللہ)

[1] المستدرک للحاکم (ع/۱۳۵)، مجمع الزوائد (۳۵/۵)، الطب النبوی لابی نعیم ص ۳۲، المیزان (۳/۳۵۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھوکے کو کھانا کھلانے کی ترغیب دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوکے شخص کو کھانا کھلانے اور بیمار کی بیمار پُرسی کرنے اور قیدی کو رہا کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا:

''بھوکے کو کھانا کھلاؤ، بیمار کی بیمار پرسی کرو، قیدی کو رہائی دلاؤ''۔[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں ہاتھ سے کھانے کی ترغیب دینا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھانا کھاتے اور دائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے اور اس کی دوسروں کو ترغیب بھی دیتے تھے۔ چنانچہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

''جب تم سے کوئی شخص (کھانا) کھائے تو اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے، بے شک شیطان، بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے''۔[2]

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل صفہ کو تھوڑے سے دودھ کے لئے دعوت دینا

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابوھریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں: ''اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی وجہ سے اپنے جگر کو زمین کے ساتھ لگاتا تھا اور میں اس بھوک

---

1. البخاری، کتاب الاطعمة رقم (۵۳۷۳) فتح (۹/۳۲۷)
2. مسلم (۱۵۹۸/۳) کتاب الاشربة، باب آداب الطعام والشراب و احکامها رقم ۱۰۵ (۲۰۲۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھتا تھا، ایک دن میں کسی راہ گزر پر بیٹھ گیا تو میرے پاس سے حضرت ابوبکرؓ کا گزر ہوا میں نے ان سے کتاب اللہ کی آیات میں سے ایک آیت کے بارے میں پوچھا، میں نے ان سے صرف اس لئے پوچھا تا کہ وہ مجھے اپنے ساتھ لے جائیں مگر وہ گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا، پھر میرے پاس سے حضرت عمرؓ کا گزر ہوا، میں نے ان سے بھی کتاب اللہ کی آیات میں سے ایک آیت کے بارے مین پوچھا، میں نے ان سے (بھی) صرف اس لئے پوچھا تا کہ مجھے اپنے ہمراہ لے جائیں (اور کھانا کھلا دیں) مگر وہ (بھی) گزر گئے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا، پھر ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کا میرے پاس سے گزر ہوا تو آپ ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرے جی میں جو بات اور میرے چہرہ پر جو آثار تھے اس کو پہچان گئے، پھر فرمایا: ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! حاضر ہوں، فرمایا: میرے ساتھ چلو، اور خود چل دیئے چنانچہ میں آپ ﷺ کے پیچھے ہو لیا، حضور ﷺ (گھر میں) داخل ہوئے، میں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو مجھے اجازت دی گئی، میں اندر گیا تو آپ ﷺ نے دودھ کا ایک پیالہ پایا، آپ ﷺ نے پوچھا: یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ جواب ملا کہ فلاں شخص یا فلاں عورت نے آپ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا، (جی حضور ﷺ!) میں حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا، جاؤ! اہل صفہ کو میرے پاس بلا لاؤ، (ابوہریرہؓ) کہتے ہیں کہ اہلِ صفہ، اسلام کے مہمان تھے، ان کے پاس نہ اہل تھے اور نہ مال تھے، جب حضور ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ ﷺ ان کو بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے تھے اور جب ہدیہ آتا تو ان کے پاس بھی بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے اور ان کو اس میں شریک کرتے، پس مجھے اس بات نے غمگین کیا، میں نے (دل میں) کہا کہ یہ تھوڑا سا دودھ بھلا اہل صفہ کو کیسے کافی ہوگا؟ میں اس کا زیادہ حقدار ہوں کہ اس دودھ میں سے ایک گھونٹ لوں اور اس کے ذریعہ قوت حاصل کروں اور جب وہ آئیں گے تو حضور ﷺ پھر مجھے حکم دیں گے تو میں ان کو دوں گا اور مجھے امید نہیں ہے کہ یہ دودھ مجھے بھی ملے گا،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(لیکن) اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر بھی کوئی چارہ نہ تھا اس لئے میں ان کو بلا لایا، چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے اجازت چاہی تو ان کو اجازت دی گئی، (جب اندر آئے تو) سب گھر میں اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، ''ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا، حاضر ہوں، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ پیالہ لو اور ان کو دینا شروع کرو، چنانچہ میں نے پیالہ پکڑا اور ایک آدمی کو دیا، اس نے وہ دودھ خوب سیر ہو کر پیا پھر اس نے پیالہ مجھے واپس دیا، میں نے وہ پیالہ دوسرے آدمی کو دیا اس نے بھی خوب سیر ہو کر پیا پھر اس نے وہ پیالہ مجھے واپس دیا، یہاں تک کہ میں (سب کو پلاتا ہوا) رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تک پہنچا کہ سب لوگ سیراب ہو چکے تھے، آپ ﷺ نے پیالہ لے کر اپنے دستِ مبارک پر رکھا اور پھر میری طرف دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا، ابوہریرہؓ! میں نے کہا: یا رسول اللہ! حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا! باقی میں اور تم رہ گئے، میں نے کہا، یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے سچ فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا، بیٹھو! اور پیو، میں بیٹھ گیا اور میں نے پیا، آپ ﷺ نے فرمایا: پیو، میں نے پھر پیا، آپ ﷺ برابر فرماتے جاتے کہ اور پیو، حتیٰ کہ میں نے کہا کہ اس ذات کی قسم ہے جس نے آپ ﷺ کو نبی ﷺ برحق بنا کر بھیجا ہے اب میں اسکی گنجائش نہیں پاتا، آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دکھاؤ، میں نے وہ پیالہ حضور ﷺ کو دیدیا، آپ ﷺ نے بسم اللہ اور الحمد للہ کہہ کر وہ بچا ہوا دودھ نوش فرمایا''۔[1]

ایک پیالہ سے چالیس آدمیوں کا سیر ہو کر کھانا

ابن اسحاقؒ اور بیہقیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت

[1] البخاری (۲۸۶/۱۱، ۲۸۷ فتح) کتاب الرقاق، باب کیف کان عیش، النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ و تخلیھم عن الدنیا رقم ۶۴۵۲، دلائل النبوۃ للبیھقی (۱۰۱/۶، ۱۰۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی بن ابی طالبؓ نے فرمایا: ’’جب یہ آیت کریمہ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہوئی:

﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ (الشعرا: ۲۱۴)

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اے علیؓ! ایک صاع غلہ کے عوض بکری کی ایک ٹانگ تیار کرو اور دودھ کا ایک بڑا پیالہ تیار کرو، پھر بنو عبدالمطلب کو جمع کرو، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، وہ سب جمع ہوئے اور وہ اس روز کم وبیش چالیس آدمی تھے، ان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا، ابوطالب، حمزہ، عباس اور ابولھب بھی تھے۔ میں نے وہ پیالہ ان کے سامنے پیش کیا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑا لے کر اس کے اپنے دانتوں سے ٹکڑے کر کے اس برتن کے کناروں میں ڈال دیئے اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر کھاؤ، سب لوگوں نے سیر ہو کر کھایا، ہم ان کی انگلیوں کے نشانات کو دیکھتے تھے، خدا کی قسم! ان میں سے ہر آدمی اس کے برابر کھاتا تھا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اے علیؓ! ان کو پلاؤ، چنانچہ میں وہ پیالہ لے آیا، سب لوگوں نے اسے بھی خوب سیر ہو کر پیا، خدا کی قسم! ہر آدمی اس کے برابر پی رہا تھا، جب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے بات کرنے کا ارادہ کیا تو ابولھب نے بات کرنے میں جلدی کی اور اس نے کہا: تمہارے اس صاحب نے تم پر جادو کیا ہے لہٰذا تم یہاں سے چلے جاؤ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بات نہیں فرمائی۔ جب اگلا دن ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے علی! جیسے تم نے کل کھانے اور پینے کا سامان تیار کیا تھا (آج) پھر تیار کرو، چنانچہ میں نے کرلیا، پھر ان سب کو جمع کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کیا جیسے کل گزشتہ کیا تھا، سب نے خوب سیر ہو کر کھایا پیا، پھر رسول کریم علیہ السلام نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! خدا کی قسم! میں عرب میں کسی ایسے جوان کو نہیں جانتا جو اپنی قوم کے پاس اس سے افضل چیز لایا ہو جو میں تمہارے پاس لایا ہوں، میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی چیز لایا ہوں‘‘۔ (اخرجه ابو نعیم)[1]

ابن سعدؒ نے حضرت علیؓ کی روایت ذکر کی ہے، حضرت علیؓ فرماتے ہیں: رسول

---

[1] الخصائص الکبری للسیوطیؒ (۲۰۶/۱)، دیگر روایات مجمع الزوائد (۳۰۵/۸۔ ۳۱۴) میں ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خدیجہؓ کو (کھانا تیار کرنے کا) حکم دیا، انہوں نے کھانا تیار کیا، پھر فرمایا: میرے لئے بنو عبدالمطلب کو بلا لاؤ، میں نے چالیس آدمیوں کو دعوت دی، آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا لے آؤ، میں نے ان کے سامنے ثرید پیش کی۔ ہر آدمی اس کے برابر کھاتا تھا، سب نے کھانا کھایا یہاں تک وہ رک گئے، پھر فرمایا: ان کو پلاؤ، چنانچہ میں نے ان کو ایسے برتن سے پلایا جو ہر ایک کے لئے میرابی کا باعث تھا۔ جب سب نے خوب شکم سیر ہو کر پی لیا تو ابولھب نے کہا: محمد ﷺ نے تم پر جادو کیا ہے، لہٰذا تم یہاں سے چلے جاؤ، آپ ﷺ نے ان کو دعوت نہیں دی، چند دن ہی گزرے ہوں گے آپ ﷺ نے دوبارہ ان کے لئے اسی طرح کھانا تیار کروایا، پھر مجھے حکم دیا تو میں نے ان کو جمع کیا، چنانچہ ان سب نے کھانا کھایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا، میرے کام میں کون میری مدد کرے گا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میں کروں گا، اور میں ان سب سے زیادہ نو عمر تھا، لوگ خاموش رہے، پھر وہ کہنے لگے، ابوطالب! کیا تم اپنے بیٹے کو نہیں دیکھ رہے ہو؟ انہوں نے کہا: اس کو چھوڑ دو، یہ بھتیجا کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا"

(اخرج ابو نعیم مثلہ)[1]

اسراف کے بغیر ضیافت کی ترغیب

اس میں کوئی شک نہیں کہ دعوت اور مہمان نوازی، دلوں کو جوڑنے اور باہمی مودت ومحبت کا ذریعہ ہے، اس سے قرابت داری کو تقویت ملتی ہے اور دلوں کے کینے اور بغض دور ہوتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ نے فرمایا، "مہمان کو کلفت میں نہ ڈالو ورنہ تمہارے دل میں اس کی نفرت پیدا ہوگی، اور جو مہمان سے بغض رکھے وہ حقیقت میں اللہ سے بغض رکھتا ہے اور جو اللہ سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے بغض رکھتے ہیں"[2]

---

[1] الخصائص الکبری للسیوطی (۱/۲۰۶)،

[2] ھامش الاحیاء (۲/۱۲)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام نے قسم وغیرہ کے کفاروں میں کھانا کھلا دینے کی بھی گنجائش رکھی ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کفاروں اور درجات کے بارے میں، کھانا کھلانا، اور رات کے وقت نماز پڑھنا ہے جب لوگ سو رہے ہوں''۔[1]

بیہقیؒ، حاکمؒ اور ابو نعیمؒ نے روایت جابرؓ نقل کی ہے۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: کسی نے پوچھا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حج کی نیکی کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کھانا کھلانا اور خوش گفتاری۔''[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادی کا ولیمہ

صحیحین میں حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شادی کا ولیمہ کھجوروں، گھی اور پنیر سے کیا''[3]

ایک روایت میں یہ ہے: ''حضور ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ولیمہ دو مد جو سے کیا''[4] (اور ایک روایت میں اسی طرح ہے: ''حضور ﷺ نے حضرت صفیہؓ کا ولیمہ ستو اور کھجوروں سے کیا''[5]

حضور علیہ السلام کا ولیمہ کی ترغیب دینا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شادی کے ولیمہ پر امت کو ترغیب دی ہے۔ ولیمہ

---

[1] شرح السنة (۳/۳۶) مجمع الزوائد (۷/۷۸، ۱۷۹)

[2] البیهقی (۵/۲۶۲)، الحاکم (۱/۴۸۳) ابونعیم (۱۴۶/۲)۔

[3] رواه البخاری (۵۰۸۵) و مسلم (۱۳۶۵) . النكاح.

[4] البخاری، النكاح رقم (۵۱۷۲) و مسلم

[5] رواه ابوداود (۳۷۴۴)

[6] البخاری (۱۳/۱) اس حدیث کی وجہ سے شافعیہ کے ہاں ولیمہ واجب ہے، ان میں بعض کے نزدیک مستحب ہے، کیونکہ یہ خوشی کے موقع کا کھانا ہے، لہٰذا دوسری دعوتوں کی طرح یہ واجب نہیں ہے، یہی اکثر علماء کا قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسنون ہے، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف کو، جب انہوں نے شادی کی تھی، یہ فرمایا تھا "ولیمہ کرو خواہ ایک بکری سے ہو"۔[۶]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دعوت قبول کرنے کی ترغیب دینا

حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا: جب تم سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے"۔[۱]

بعض جگہ یہ الفاظ ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ دعوت قبول کرو جب تمہیں اس کی دعوت دی جائے" ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ برا کھانا، ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس کے لئے مالداروں کو تو بلایا جائے مگر غریبوں کو نہ بلایا جائے اور جو شخص دعوت قبول نہ کرے وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا نافرمان ہے" (۲،۳)

دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کی ترغیب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت ولیمہ کو قبول کرنے کی ترغیب دی ہے،

۱ متفق علیہ

(۲،۳) البخاری، النکاح (۷/۳۱) باب حق اجابۃ الولیمۃ، مسلم (۲/۱۰۵۲)، النکاح. باب الآمر باجابۃ الداعی الی الدعوۃ، ابو داود (۲/۳۰۶) کتاب الاطعمۃ. باب ماجاء فی اجابۃ الدعوۃ، ابن ماجہ (۱/۶۱۶). النکاح، باب اجابۃ الداعی الدارمی (۲/۱۴۳) . النکاح باب اجابۃ الولیمۃ، مالک فی الموطأ (۲/۵۴۶) النکاح. باب ماجاء فی الولیمۃ ۔ابن عبدالبرؒ کہتے ہیں: جب کوئی لہو ولعب نہ ہو تو اس کی قبولیت میں کوئی اختلاف نہیں جبکہ بعض شافعیہ کے ہاں فرض کفایہ ہے، کیونکہ یہ اکرام ہے۔

۳ رواہ احمد ۲/۲۲، بعض فقہاء نے اس باب میں وارد صحیح احادیث میں عموم امر سے قبولیتِ دعوت کے وجوب پر استدلال کیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مستحب ہے، واجب نہیں ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ صرف شادی کے ولیمہ کی دعوت قبول کرنی واجب ہے، دوسری دعوتیں واجب نہیں ہیں، بعض کے نزدیک شادی کی دعوت فرض کفایہ ہے، کیونکہ اصل مقصد نکاح اور زنا کاری میں امتیاز کرنا ہوتا ہے۔ دیکھئے (فص الخواتم فیما قیل فی الولائم ابن طولون ص ۹۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''جب تم میں سے کسی کو شادی کے ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے قبول کرے''۔[۱]

بعض جگہ یہ الفاظ ہیں: ''جس کو ولیمہ کی دعوت دی جائے وہ اس میں ضرور آئے''۔[۱]

جبکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ''جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے''۔[۲] اور ایک روایت میں یہ ہے: ''جب تم میں سے کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے وہ اس میں ضرور حاضر ہو اور جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے''۔[۳]

---

۱ تلخیص الحبیر ۳/۱۹۴

۲ رواہ مسلم

۳ رواہ البخاری و مسلم

۴ رواہ ابو داؤد، ابن قدامہ کہتے ہیں: جسے تعیین کے ساتھ دعوت دی جائے اس کے لئے قبولیت دعوت واجب ہے مثلاً وہ کسی آدمی کو یا جماعت کو متعین کر کے دعوت دے، لیکن اگر سب لوگوں کو بلا تعیین اور بلا امتیاز دعوت دے، مثلاً یوں کہے: لوگو! تم ولیمہ کی دعوت قبول کرو، یا اس کا قاصد کہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ جس سے بھی تیری ملاقات ہو یا جس کو تم چاہو دعوت دے دو تو اس صورت میں اس دعوت کی قبولیت واجب نہیں ہے اور نہ مستحب ہے کیونکہ اس نے اپنی دعوت میں تعیین نہیں کی لہٰذا قبول کرنا بھی اس پر متعین نہیں ہوگا اور کسی کے قبول نہ کرنے سے اس کی دل شکنی بھی لازم نہیں آئیگی، البتہ ایسی دعوت کو قبول کر لینا جائز ہے کیونکہ دعوت کے عموم میں وہ شامل ہے (المغنی ۱۰/۱۹۴) اور ولیمہ ایک دن سے زیادہ کرنا بھی جائز ہے لہٰذا جب پہلے دن دعوت دی جائے تو قبولیت واجب ہے اور دوسرے دن قبولیت مستحب ہے اور تیسرے دن مستحب بھی نہیں ہے۔ امام احمد، فرماتے ہیں: پہلے دن واجب ہے، دوسرے دن اگر وہ چاہے تو ٹھیک لیکن تیسرے دن نہیں، یہی امام شافعیؒ کا مذہب ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ولیمہ پہلے دن حق ہے اور دوسرے دن نیکی ہے اور تیسرے دن ریاکاری اور شہرت پسندی ہے'' (ابوداؤد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲/۳۰۷) كتاب الاطعمة. باب في كم تستحب الوليمة، ابن ماجة (۱/۶۱۷) النكاح باب اجابة الداعي. الدارمي (۲/۱۰۵) كتاب الاطعمة، باب في الوليمة، احمد (۵/۲۸، ۳۷۱) ۔اگر مدعو (مہمان) کو پہلے سے یہ معلوم ہو کہ وہاں لہو ولعب، گانا بجانا، اور رقص وسرور یا شراب وغیرہ کا دور چلے گا تو ایسی دعوت پر نہ جائے، کیونکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: ''میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو شراب، خنزیر، ریشم، گانے بجانے وغیرہ کو حلال سمجھیں گے، اللہ تعالیٰ ان کو زمین میں دھنسا دے گا اور بعضوں کو خنزیر اور بندر بنا دے گا''۔ اور اگر دعوت پر پہنچنے کے بعد کوئی ممنوع چیز دیکھے تو اگر دستر خوان پر شراب جیسی کوئی چیز ہو تو نہ بیٹھے کیونکہ فرمان الٰہی ہے ''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ'' (الانعام: ٦٨) (البخاری و ابوداؤد (نيل الاوطار ۲/۹۲). الطبراني (۳/۳۱۹)، السنن الكبرى (۱۰/۲۲۱)، ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے جس پر شراب نوشی ہوتی ہے اور اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے پیٹ کے بل لیٹ کر کھانا کھائے'' اور اگر گھر میں ہو تو اگر منع کرنے کی طاقت ہو تو ان کو منع کرے کیونکہ فرمان نبوی ﷺ ہے ''جو تم میں سے کوئی امر ممنوع دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے باز کرے اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اگر اس کی طاقت نہ ہو تو دل سے، اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے''۔ (مسلم (۱/۶۹). الایمان، ابن حبان (۱/۵۴۱ الاحسان)، الترمذي، الفتن رقم (۲۱۷۲)، النسائي (۸/۱۱۱)، احمد (۳/۲۰) الطيالسي (۲۱۹٦) اور اگر منع کرنے کی قدرت نہ ہو تو پھر اگر پیشوا ہو تو وہاں سے نکل جائے اور نہ بیٹھے، کیونکہ وہاں بیٹھنے سے دین پر عیب لگے گا اور مسلمانوں کے لئے معصیت کا دروازہ کھلے گا، اور اگر پیشوا نہ ہو تو صبر کرے اور بیٹھا رہے اور کھالے، واپس نہ جائے اس لئے کہ دعوت کی قبولیت سنت ہے۔ (رد المختار على الدر المختار ۵/۲۳۹)، القوانين الفقهية ص ۴۳٦، مغنی المحتاج (۳/۲۵۰)، المغني (۱/٦۱۴ـ٦۱٦). ولیمہ کی دعوت میں آنے اور کھانے کی اجازت ہے، جیسے فرمان نبوی ﷺ ہے: ''جب تم میں سے کسی کو دعوت دی جائے، پھر وہ قاصد کے ساتھ آ جائے تو یہ اجازت ہے'' (ابو داود ۲/٦۳۹) الادب، باب في الرجل يدعى ايكون ذلك اذنه، احمد (۲/۵۳۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوداؤد کی روایت میں یہ الفاظ ہیں ''دعوت قبول کرے خواہ شادی کی ہو یا غیر شادی کی'' ۔[۱]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنؓ وحسینؓ کا عقیقہ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن حسنؓ وحسینؓ کا عقیقہ کیا اور ان کے نام رکھے اور حکم دیا کہ ان کے سروں سے تکلیف دہ چیز (بال) دور کر دیئے جائیں''۔[۱]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیقہ کی ترغیب دینا

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ مرہون (گروی رکھا ہوا) ہوتا ہے، ساتویں دن اس کی طرف سے (جانور) ذبح کیا جائے اور اس کے سر کے بال مونڈے جائیں'' ۔[۲]

ام کرز نے رسول کریم علیہ السلام سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ہے، اور اس میں کوئی حرج نہیں کہ وہ نر ہوں یا مادہ'' ۔[۳]

اہل میت کے لئے کھانا تیار کرنے کی ترغیب

جب حضرت جعفرؓ بن عبدالمطلب کی شہادت کی خبر آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جعفرؓ کے خاندان والوں کے لئے کھانا تیار کرو، (کیونکہ) ان کے پاس

[۱] رواہ الحاکم (۴/۲۳۷)، ابن حبان (۷/۳۵۵، ۳۵۶) (احسان)

[۲] رواہ الترمذی رقم (۱۵۲۲).

[۳] رواہ النسائی فی السنن (۷/۱۶۵)، الترمذی، رقم (۱۵۱۶)

[۴] الترمذی، رقم (۹۹۸)، الحاکم فی المستدرک (۱/۳۷۲)،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی خبر پہنچی ہے جس نے ان سب کو پریشان کر دیا ہے۔"[۱]

کھانے کے بارے میں حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کا اہتمام کرتے تھے کہ کھانا حلال ہو، کسی حرمت کا اس میں دخل نہ ہو۔(۱) جیسے نجس وحرام ہونا، جیسا کہ خنزیر کا گوشت، بہتا ہوا خون وغیرہ۔ اس لئے کہ یہ حرام ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ﴾ (الانعام: ۱۴۵)

"آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ہیں ان میں تو میں کوئی حرام غذا پاتا نہیں کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا یہ کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو۔"

۲۔ ناپاک ہو جانا:

جیسے گھی وغیرہ میں چوہا گر کر مرجائے، بخاری کی وہ روایت جو حضرت میمونہؓ سے مروی ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اس چوہے کو اور اس کے اردگرد کے حصہ کو نکال کر پھینک دو اور (باقی) گھی کھا لو"۔

۳۔ ضرر رساں ہونا:

جیسے زہر، مٹی، پتھر، کوئلہ اور تمباکو وغیرہ جو اس کے لئے مضر ثابت ہو۔ کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:"لا ضرر و لا ضرار"یعنی نہ ضرر دے اور نہ

---

[۱] رواہ احمد فی مسندہ (۱/۳۱۳) ابن ماجہ فی الاحکام (۲۳۴۰، ۲۳۴۱)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرر دینے میں حد سے تجاوز کرے۔"[1]

۴۔ نشہ آور ہونا:

جیسے شراب اور دوسری منشیات وغیرہ کیونکہ یہ چیزیں اس فرمانِ خداوندی کی وجہ سے حرام ہیں ارشاد ہے:

﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ﴾ (المائدة: ۹۰)

"شراب اور جوا اور بت وغیرہ اور قرعہ کے تیر یہ سب گندی باتیں شیطانی کام ہیں سوان سے بالکل الگ رہو۔"

۵۔ کسی دوسرے کا حق اس سے متعلق ہو:

جیسے وہ چیز غصب کردہ یا چوری کی ہو، اس لئے یہ حرام ہے، ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ" (النساء: ۲۹)

"اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ"

۶۔ کوئی حرام جانور ہو:

اس کی دلیل یہ ارشاد ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ......﴾ (المائدہ: ۱)

نیز فرمان الٰہی ہے:

﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ﴾ (المائدۃ: ۳)

''تم پر حرام کئے گئے ہیں مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جو جانور کہ غیر اللہ کے نامزد کر دیا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرجائے اور جو کسی ضرب سے مرجائے اور جو اونچے سے گر کر مرجائے اور جو کسی ٹکر سے مرجائے اور جس کو کوئی درندہ کھانے لگے لیکن جس کو ذبح کر ڈالو اور جو جانور پرستش گاہوں پر ذبح کیا جائے اور یہ کہ تقسیم کرو بذریعہ قرعہ کے تیروں کے، یہ سب گناہ ہیں''

۷۔ حضور نبی محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین پر چلنے والے ایک (عملی) قرآن تھے:

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حلال وحرام کے متعلق قرآنی احکامات کو نافذ کرنے والے تھے کہ کھانا پاکیزہ ہو یعنی حلال کمائی اور حلال مال سے حاصل کردہ ہو اور سنت کے مطابق ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾

(النساء: ۲۹)

''یعنی اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر نہ کھاؤ''

نیز فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ﴾ (البقرۃ: ۱۷۲)

''اے ایمان والو! جو پاک چیزیں ہم نے تم کو مرحمت فرمائی ہیں ان میں سے کھاؤ اور حق تعالیٰ کی شکر گزاری کرو اگر تم خاص ان کے ساتھ غلامی کا تعلق رکھتے ہو''۔

۸۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول کرنے سے پہلے وضو فرماتے یا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ہاتھوں کو دھو لیتے تھے اور آپ ﷺ نے اس کی ترغیب بھی دی ہے۔ چنانچہ ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت مذکور ہے کہ آپؓ فرماتے ہیں: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کھانے سے پہلے وضو کرنا اور کھانے کے بعد وضو کرنا، کھانے میں برکت کا باعث ہے۔''[1]

نیز ابن ماجہ اور بیہقی میں روایت انسؓ موجود ہے، آپؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر کی کثرت کرے تو اسے کھانا سامنے آنے کے وقت بھی اور سامنے سے اٹھائے جانے کے وقت بھی وضو کر لینا چاہیے۔''[2]

۹۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کھانا، زمین پر یا زمین پر بچھے ہوئے دسترخوان پر رکھا کرتے تھے، جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا لایا جاتا تو آپ ﷺ اس کو زمین پر رکھتے تھے'' (یعنی زمین پر رکھ کر کھاتے تھے)[3] اس لئے کہ یہ طریقہ تواضع وانکساری کے زیادہ قریب ہے، آپ ﷺ میز کرسی یا طشتری میں رکھ کر نہیں کھاتے تھے، جیسا کہ حضرت انسؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی میز کرسی اور طشتری میں کھانا نہیں کھایا'' (رواہ البخاری) کسی نے پوچھا: پھر آپ حضرت کس چیز پر رکھ کر کھانا کھاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: دسترخوان پر'' اس طریقہ سے تواضع اور عاجزی پیدا ہوتی ہے اور فخر وتکبر ختم ہوتا ہے۔

۱۰۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسترخواں پر شروع ہی میں اچھی نشست کے ساتھ بیٹھتے تھے اور اسی طریقہ پر قائم رہتے تھے۔ آپ ﷺ کی نشست کا ایک طریقہ حدیث عبداللہ بن بشیر میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی تو کھانے کے لئے

---

[1] رواہ الترمذی (۱۸۴۶)، ابوداود (۳۷۶۱)

[2] رواہ البزار، ''کشف الاستار'' (۳/۳۲۱)

[3] رواہ ابن ماجہ رقم (۳۲۶۰).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھٹنوں کے بل بیٹھتے تھے اور اپنے قدموں کے بل بیٹھتے تھے اور کبھی دایاں پاؤں کھڑا کر کے بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے''۔[1]

حضور علیہ السلام فرماتے تھے کہ میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں، میں تو ایک بندہ ہوں، میں ایسے کھاتا ہوں جیسے ایک بندہ کھاتا ہے اور ایسے بیٹھتا ہوں جیسے ایک بندہ بیٹھتا ہے''[2] نیز مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے کے لئے بیٹھتے تو بائیں گھٹنے پر بوجھ ڈالتے اور دایاں گھٹنا کھڑا کرتے، پھر فرماتے: ''میں تو ایک بندہ ہوں، میں ایسے کھاتا ہوں جیسے ایک بندہ کھاتا ہے اور ایسا کرتا ہوں جیسے ایک بندہ کرتا ہے''[3]

۱۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کھانے میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر قوت حاصل ہونے کی نیت کرتے تھے، تاکہ کھانا کھا کر اللہ تعالیٰ کے مطیع و فرماں بردار ہوں، جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، ہر آدمی کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ نیت کرے......''[4]

آپ ﷺ کا عزم، کھانا کم کھانے کا ہوتا تھا، اس لئے کہ شکم سیری سے بھی زیادہ کھانا، عبادت میں مانع ہوتا ہے اور نہ ہی عبادت کے لئے قوت کا باعث ہے، جیسا کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کم کھانے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''کسی انسان نے کوئی برتن اپنے پیٹ سے زیادہ برا نہیں بھرا، انسان کو تو بس چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا کردیں، اگر وہ ایسا نہ کرے تو پھر ایک تہائی حصہ اس کے کھانے کے لئے اور ایک تہائی حصہ اس کے پینے کے لئے اور ایک تہائی حصہ اس کے سانس کے لئے ہے۔''[5]

حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا میں یہ مذکور ہے، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلا

---

[1] رواہ ابوداود رقم (۳۷۷۳) نحوه.

[2] رواہ البزار عن ابن عمر. کشف الاستار (۳/۳۳۱)

[3] رواہ ابو داود والنسائی

[4] رواہ البخاری، الایمان رقم (۵۴) فتح البخاری (۱/۱۶۴)

[5] رواہ الترمذی (۲۳۸۰)، ابن ماجه (۳۳۴۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت بھی بھوکے رہتے تھے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ اگر ہم شکم سیر ہونا چاہتے تو شکم سیر ہو سکتے تھے لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبر و ہمت کو اختیار کرتے تھے"[1]

۱۲۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ سامنے موجود ہوتا اس پر راضی اور خوش ہوتے آپ ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا، اگر کھانا مرغوب ہوتا تو کھا لیتے اور اگر پسند نہ ہوتا تو نہ کھاتے، چنانچہ حضرت انس اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کسی کھانے والی چیز میں عیب نہیں نکالتے تھے اگر پسند آتا تو کھا لیتے ورنہ چھوڑ دیتے۔"[2]

۱۳۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش ہوتی تھی کہ کھانے میں ہاتھوں کی کثرت ہو خواہ بچوں کی شرکت ہو۔ چنانچہ حضور ﷺ بروایت انسؓ کی بناء پر اکیلے نہیں کھاتے تھے۔[3] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد مبارک میں اس کی ترغیب بھی دی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنے کھانے میں جمع ہوا کرو (یعنی مل کر کھاؤ) اس سے کھانے میں برکت ہوگی"[4]

۱۴۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب سے پہلے کھانا شروع فرماتے تاکہ برکت میں اضافہ ہو اور کھانے کے شروع میں اللہ کا ذکر کرتے تھے اور اپنے اصحاب اور متبعین کو تعلیم دیتے تھے کہ ہم افضل کو مقدم کریں، بسم اللہ پڑھتے تاکہ شیطان کو دور کریں اور کھانے کے سلسلہ میں اسلام کی تعلیمات کی اتباع ہو، جیسا کہ حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا شروع نہ فرماتے ہم اپنے ہاتھ کھانے

---

[1] رواہ البیہقی فی شعب الایمان رقم ۵۶۴۰ (۲۶/۵)

[2] رواہ البخاری (۵۴۰۹) و مسلم (۲۰۶۴)

[3] رواہ الخرائطی بسند ضعیف.

[4] ابن ماجہ، کتاب الاطعمہ رقم (۳۲۸۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں رکھتے تھے، آپ ﷺ اپنا دست مبارک رکھتے تو پھر ہم بھی رکھتے۔ ایک مرتبہ ہم لوگ حضور ﷺ کے ساتھ ایک کھانے میں شریک تھے کہ ایک بچی اس طرح آئی جیسے اس کو دھکیلا جا رہا ہو، وہ کھانے میں اپنا ہاتھ رکھنے ہی لگی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر ایک دیہاتی آیا گویا وہ دھکیلا جا رہا ہو، اس کا ہاتھ بھی آپ ﷺ نے پکڑ لیا، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شیطان، اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کروا کے یہ کھانا (اپنے لئے) حلال کرنا چاہتا تھا چنانچہ وہ اس بچی کو بھی اس لئے لایا تا کہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کرے مگر میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا، پھر وہ اس دیہاتی کو لایا تا کہ اس کے ذریعہ کھانا حلال کرے مگر میں نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، کہ اس کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ کا ذکر کیا اور کھانا کھایا۔''[1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کا مبارک طریقہ

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے شروع میں اللہ کا نام ذکر کرتے اور آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کرتے تھے، چنانچہ آنحضور ﷺ کے ایک خادم روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ جب کھانا آپ ﷺ کے سامنے پیش کیا جاتا تو میں آپ ﷺ کو ''بسم اللہ'' پڑھتے ہوئے سنتا تھا اور جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہو جاتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

﴿اَللّٰهُمَّ اَطْعَمْتَ وَسَقَيْتَ، وَاَغْنَيْتَ وَاَقْنَيْتَ، وَهَدَيْتَ، وَاجْتَبَيْتَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا اَعْطَيْتَ﴾[2]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دسترخوان اٹھا لیا جاتا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم یہ پڑھتے:

---

[1] رواہ مسلم رقم (۲۰۱۷) کتاب الاشربہ (۱۲)

[2] رواہ النسائی، و احمد فی مسندہ (۴/۳۳۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حمدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا كَافِيْهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ، ولا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا﴾ [1]

۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جس کو بھی دیکھتے یا آپ ﷺ کی خدمت میں جو بچے بھی حاضر ہوتے آپ ﷺ ان کو کھانے کے آداب سکھاتے تھے۔ چنانچہ عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: ''اے لڑکے! اللہ تعالیٰ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ'' [2]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کو کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنے کی تعلیم دیتے تھے مگر اس میں سختی نہیں فرماتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھانے لگے تو اسے چاہئے کہ اس کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرے، اگر کھانے کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا بھول جائے تو یہ کہے: ''بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ'' [3]

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے کھاتے تھے اور ہر چیز میں دائیں ہاتھ کو استعمال کرنا پسند فرماتے تھے، یعنی کھانے، پینے اور کپڑا پہننے میں۔ [4]

جو شخص برے طریقہ سے کھانا کھاتا، آپ ﷺ اس کو ادب و آداب سکھاتے، چنانچہ عمرو بن ابی سلمہؓ کو رسول کریم علیہ السلام نے اس طرح حکم دیا: ''اے لڑکے! اللہ کا نام لو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اور اپنے سامنے سے کھاؤ'' [5]

حضرت سلمۃ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:

---

[1] رواه البخاری رقم (۵۴۵۸)، و فتح (۹/۵۹۳)

[2] متفق علیه

[3] رواه الترمذی رقم (۱۸۵۸)، الاطعمه، و ابوداؤد رقم (۳۷۶۷)

[4] رواه البخاری (۵۳۸۰) و فتح (۹/۸۳۶)

[5] البخاری رقم (۵۳۷۶) الاطعمه، و فتح (۹/۴۳) و مسلم رقم (۲۰۲۲) الاشربة.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دائیں ہاتھ سے کھاؤ، اس نے کہا: میں اس کی طاقت نہیں رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو اس کی طاقت نہ رکھے، اس کو تکبر نے ہی اس سے روکا تھا، چنانچہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ تک نہ اٹھا سکا"۔[۱]

۴۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب پیئے تو اسے چاہئے کہ اپنے دائیں ہاتھ سے پیئے، کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔"[۲]

کھانے کے وقت شیطان کا آنا اور اسے مغلوب کرنے کا طریقہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، مسلمانوں کو اس بات کی بھی ترغیب دیا کرتے تھے کہ وہ شیطان مردود سے پناہ پکڑا کریں اور اسے اپنے ساتھ کھانے میں شریک ہونے کا موقع نہ دیا کریں خواہ کھانے کا ایک لقمہ ہی کیوں نہ ہو۔

۱۔ صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "شیطان ہر موقع پر آجایا کرتا ہے حتیٰ کہ وہ کھانے کے وقت بھی آجاتا ہے، لہٰذا جب تم میں سے کسی کا لقمہ (کھانے کے دوران) گر جائے تو اس کو چاہئے کہ اس پر جو گندگی وغیرہ لگی ہو اسے صاف کر کے اس لقمہ کو کھالے، شیطان کے لئے نہ چھوڑے، اور جب کھانے سے فارغ ہو تو اپنی انگلیاں چاٹ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے"[۳]

۲۔ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھالیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے اور فرمایا: "جب کسی کا لقمہ گر جائے تو اس پر جو گندگی

---

[۱] مسلم رقم (۲۰۲۱)، الاشربۃ، و احمد (۴/۴۶)

[۲] رواہ مسلم، الاشربۃ رقم ۱۰۵ (۲۰۲۰) و احمد (۲/۸)

[۳] مسلم (۳/۱۶۰۷)، الاشربہ، باب استحباب لعق الاصابع والقصعۃ، رقم ۱۳۵. (......)، ۱۳۶. (۲۰۳۳)، ۱۳۷. (۲۰۳۵).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگی ہو اس کو صاف کر کے اس لقمہ کو کھالے اور اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے، آپ ﷺ نے ہمیں برتن خوب صاف کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: "کیوں کہ تم نہیں جانتے ہو کہ تمہارے کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔" [1]

اگر کوئی شخص اس گرے ہوئے لقمہ کو نہ اٹھائے جو خشک زمین پر گر گیا تھا اور اس نے گندگی کو صاف نہیں کیا تو گویا اس نے شیطان کے مقصد کو پورا کیا اور معصیت پر اس کی مدد کی ہے۔ اس لئے حضرت ابو ہریرہؓ، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھالے تو اسے اپنی انگلیاں چاٹ لینی چاہئیں کیونکہ اسے نہیں معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت موجود ہے۔" [2]

۳۔ حضور ﷺ اپنے کھانے کے دوران باتیں بھی کیا کرتے تھے۔ چنانچہ امام مسلمؒ نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، سے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں سے سالن کا پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تو صرف سرکہ ہے، آپ ﷺ نے وہ سرکہ منگوایا اور اسے کھانے لگے اور یہ فرماتے جا رہے تھے: "سرکہ کیا خوب سالن ہے، سرکہ کیا خوب سالن ہے" یہ بات صحیح روایت سے ثابت ہے کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دستر خواں پر کھانا تناول کرتے ہوئے اپنے صحابہؓ سے گفتگو بھی کیا کرتے تھے، بلکہ آپ ﷺ نے کھانے کے موقع پر گفتگو کا حکم دیا ہے۔

امام طبرانیؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اپنے کھانے میں اللہ کے ذکر اور نماز کی

---

[1] ایضاً۔

[2] الحدیث ضعیف، اخرجه ابن السني في عمل اليوم و الليلة رقم (۴۸۲)، مجمع الزوائد (۵/۳۰)، الاطعمة، باب الذكر والصلاة بعد الطعام، والضعفاء الكبير (۱/۱۵۶)، الموضوعات (۳/۹۶)، لابن الجوزیؒ، الكامل لابن عدی (۲/۴۹۳)، المجروحين لابن حبان (۱/۱۹۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت کیا کرو، اور اس سے غافل نہ ہو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔'' [۱]

کھانے کے دوران حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسے دستر خوان پر بیٹھنے سے منع فرماتے تھے، جس پر شراب رکھی گئی ہو۔ ابو حفص نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت ذکر کی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ ایسے دستر خواں پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔'' [۱]

یہ اسلامی آداب ہیں، اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم کھانے کے موقع پر (بھی) غیر شرعی امور سے اجتناب کریں، دستر خواں پر کوئی ایسی چیز نہیں ہونی چاہئے جو غضب خداوندی کا سبب بن سکتی ہو، کھانا جب حلال قسم کا ہوگا تو وہ یقینی طور پر حلال اور جائز ہوگا لیکن اگر کھانے میں شراب شامل ہو تو وہ ناجائز ہے، بلکہ ایک مسلمان کے لئے یہ امر حرام ہے کہ وہ اپنے دستر خواں پر شراب کو رکھے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز نشست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں۔'' [۲]

امام بخاریؒ نے ابو جحیفہ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے ایک آدمی سے فرمایا:

---

[۱] اخرجہ الترمذی (۱۰/۲۴۲ عارضۃ الأحوذی) کتاب الادب، باب ماجاء فی دخول الحمام، الدارمی (۲/۱۵۳) الاشربۃ، باب النہی عن القعود علی مائدۃ یدار علیہا الخمر رقم (۲۰۹۲)، صحیح الجامع (۵/۳۴۸)

[۲] اخرجہ البخاری، الاطعمۃ، باب الاکل متکئا رقمی ۵۳۹۸، ۵۳۹۹، ابوداود (۳/۱۴۱) الاطعمۃ، باب ماجاء فی الاکل متکئا رقم (۳۷۶۹)، الترمذی (۳/۲۴۰)، الاطعمۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ الاکل متکئا رقم (۱۸۳۰)، ابن ماجہ (۲/۱۰۸۶)، الاطعمۃ، باب الاکل متکئا رقم (۳۲۶۲)، النسائی فی الکبری، الولیمۃ، احمد (۴/۳۰۸)، البغوی فی شرح السنۃ رقم (۲۸۳۸)، ابو یعلی فی مسندہ (۸۸۴)،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''میں ٹیک لگا کر نہیں کھاتا ہوں'' [۳] ٹیک لگانے کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص بستر پر متمکن ہو کر ٹھیک طرح سے بیٹھے اور عوام کے نزدیک اس کی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے کسی پہلو کی طرف مائل (جھک کر) ہو کر بیٹھ جائے''[۱]

جو حضرات اس بات کے قائل ہیں کہ یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے تھی جیسا کہ ابو العباس بن القاضی اس کے قائل ہیں تو ہم اس سے متفق نہیں ہیں بلکہ جس بات کے حافظ عینیؒ اور دیگر شارحین بخاری قائل ہیں کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت نہیں ہے ہم اس کے قائل ہیں [۲] طبرانیؒ نے الاوسط میں حدیث ابی الدرداءؓ نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم ٹیک لگا کر کھانا نہ کھاؤ'' [۳]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا دستر خواں پر دو زانوں بیٹھنا

حضرت عبداللہ بن بسرؓ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو ''الغراء'' کہا جاتا تھا، جسے چار آدمی مل کر اٹھاتے تھے، جب چاشت کا وقت ہوتا یا لوگ چاشت کی نماز پڑھ لیتے تو وہ پیالہ لایا جاتا یعنی اس میں ثرید بنی ہوتی، پھر لوگ اس پر جمع ہو جاتے، جب لوگوں کی کثرت ہو جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو زانو ہو جاتے، ایک دیہاتی نے کہا: یہ بیٹھنے کا کیا طریقہ ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ نے مجھے شریف بندہ بنایا ہے۔ سرکش ضدی نہیں بنایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پیالہ کے اردگرد سے کھاؤ، اس کے درمیان کے حصہ کو چھوڑ

الطبرانی فی المعجم الکبیر رقم (۲۵۴)، (۲۲/۳۵۰)، البیھقی فی السنن الکبری (۷/۲۴۹)، الحمیدی رقم (۸۹۱)، الطیالسی رقم (۱۰۴۷)، الشمائل لابی عیسی الترمذی (ص۱۱۸، ۱۱۹)،

[۱] مجمع بحارا لانوار (۱/۲۶۷)، [۲] عمدۃ القاری (۲۱/۴۴) [۳] قال العینی / اسنادہ ثقات.

/ رواہ ابو داود ص ۳/۳۴۸، ۳۴۹)، الاطعمۃ، باب ماجاء فی الاکل من اعلی الصفحۃ، و ابن ماجہ (۲/۱۰۸۶)، الاطعمۃ باب الاکل متکئاً، مصباح الزجاجۃ (۳/۷۲، ۷۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو، اس طرح اس میں برکت ہوگی۔“ [۴]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اکڑوں بیٹھ کر کھانا

حضرت مصعب بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: ”مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی کام پر) بھیجا، جب میں واپس آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اکڑوں بیٹھے کھجوریں کھاتے پایا“۔ [۱]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دائیں جانب کھانے کو رکھنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کو دائیں طرف رکھتے تھے تاکہ وہ قریب الحصول ہو: حاکم نے المستدرک میں روایت حفصہ نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دائیں ہاتھ کھانے، پینے اور کپڑا پہننے میں استعمال فرماتے تھے اور بائیں ہاتھ اس کے علاوہ کاموں کے لئے استعمال فرماتے تھے۔“ [۲] (هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصلی سرکہ کو پسند فرماتے تھے اور اس میں مرغ کا گوشت ڈالتے تھے، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۔ رواه ابوداد (۳۴۸/۳)، و احمد (۲۰۳/۳)، والدارمی (۱۰۳/۲)، والبیھقی (۲۸۳/۷)

۲۔ الحاکم فی المستدرک (۱۰۹/۴) کتاب الاطعمة.

۳۔ مسلم (۱۶۲۲/۳)، الاشربة، باب فضیلة الخل والتأدم به رقم ۱۶۴. (۲۰۵۱)، الترمذی (۲۴۵/۴)، الاطعمة، باب ماجاء فی الخل، و ابن ماجه (۱۱۰۲/۲)، الاطعمة، باب الاسلام بالخل، ام سعد کہتی ہیں کہ میری موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہؓ کے پاس آئے اور پوچھا، کیا کوئی غذا ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے پاس روٹی، کھجور اور سرکہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا، سرکہ بہت اچھا سالن ہے، اے اللہ! سرکہ میں برکت عطا فرما کیونکہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن ہے۔ اور وہ گھر محتاج نہیں جس میں یہ سرکہ ہو“ (ابو داود (۱۶۹/۴))

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسلم نے فرمایا: ''سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے۔'' ۳

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس چیز پر کھانا رکھ کر کھاتے تھے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معمولی سے برتن میں کھانا کھاتے تھے۔

بخاریؒ، نسائی، ابن ماجہؒ اور ترمذیؒ نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی میز کرسی پر یا کسی طشتری میں کھانا نہیں کھایا اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے چپاتی بنائی گئی، (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے پوچھا: (قتادہ، جو حضرت انسؓ سے روایت کرنے والے ہیں اور پوچھنے والے یونس ہیں) پھر وہ لوگ کس چیز پر کھانا رکھ کر کھاتے تھے، انہوں نے بتایا کہ اس دستر خواں پر'' ۱

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ سے کھانے کا انداز

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کھاتے تھے، اس کے درمیان سے نہیں کھاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم بھی دیا ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک پیالہ لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس کے اردگرد سے کھاؤ اور اس کے درمیان والے حصہ کو چھوڑ دو، اس سے برکت ہوگی'' ۲

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ کی شان

الاطعمة، باب فی الخل، الدارمی (۲/۱۰۱)، ابو نعیم فی الحلیة (۱۰/۳۰)، الترمذی فی الشمائل ص ۱۳۱.

۱ البخاری. الاطعمة باب: الخبز المرقق والاكل علی الخفرة، النسائی فی السنن الکبری، کتاب الرقائق و الولیمة، الترمذی (۴/۲۲۰)، الاطعمة، باب ماجاء علام کان یا کل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم، الترمذی فی الشمائل ص ۱۴۸)

۲ ابو داود، الاطعمة، باب ۱۸. ابن ماجه (۲/۱۰۹۰)، الاطعمة، باب النهی عن الاکل من ذروه الثرید، الی کم (۴/۱۱۶) اشرح السنة (۱۱/۳۱۳).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان بہت زیادہ ہوتے تھے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیالہ بھی بڑا تھا جس میں زیادہ کھانا ہوتا تھا، ابوالشیخ اصبہانی ؒ نے حضرت عبداللہ بن بسرؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کو "الغراء" کہا جاتا تھا، اسے چار آدمی مل کر اٹھاتے تھے" ایک روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا پیالہ تھا جس کے چار کڑے تھے" [1]

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے سامنے سے کھانا کھانے کا حکم دینا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنے سامنے سے کھانا کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے، چنانچہ صحیح مسلم میں عمرو بن ابی سلمہؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیر آغوش تھا، میرا ہاتھ، برتن میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: "اے لڑکے! اللہ کا نام لو، اپنے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ" [2]

حضور علیہ السلام کا کھانے کا انداز

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا کھاتے تھے، چنانچہ صحیح مسلم میں روایت ابن کعب بن مالک مذکور ہے، ان کے والد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے تھے اور ان کو پونچھنے سے پہلے اپنے ہاتھ کو چاٹ لیتے تھے۔" [3]

---

[1] اخرجه ابوالشيخ الاصبهاني في اخلاق النبي صلى الله عليه وسلم ص ١٩٩ .

[2] مسلم (١٥٩٩/٣). الاشربة باب آداب الطعام والشراب رقم ١٠٨ (٢٠٢٢)، و ابن ماجه (١٠٨٩/٢). الاطعمة. باب الاكل مما يليه رقم (٣٢٧٣)

[3] مسلم (١٦٠٥/٣) الاشربة باب استحباب لعق الاصابع والقصعة الترمذي في الشمائل (١٣٣). باب ماجاء في صفة اكل رسول الله صلى الله عليه وسلم، احمد (٣٥٣/٣)، الطبراني (١٨/رقم ١٨٢، ١٨٧، ١٨٨)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مسلمؒ نے حضرت انسؓ سے یہ روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جب کھانا کھالیتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے۔"[1]

ایک لقمہ میں دو کھجوریں ملا کر کھانے کی ممانعت

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو کھجوریں اکٹھی نہیں کھاتے تھے:

صحیح مسلم میں جبلہ بن سحیمؒ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں: "ابن الزبیرؓ ہمیں کھجوریں دیتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ ان دنوں لوگ مشقت سے دو چار تھے، ہم کھا رہے تھے کہ ابن عمرؓ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا، انہوں نے فرمایا کہ ملا کر نہ کھاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ملا کر کھانے سے (یعنی دو کھجوریں اکٹھی کھانے سے) منع فرمایا ہے الا یہ کہ کوئی آدمی اپنے بھائی سے اجازت لے لے۔"[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی انگلیاں چاٹنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں چاٹتے تھے تاکہ شیطان کے لئے کھانا نہ چھوڑا جائے اور ہمیں بھی کھانا کم کھانے اور انگلیاں چاٹنے کی ترغیب دیتے تھے۔

۱۔ صحیح مسلم میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت موجود ہے، وہ فرماتے ہیں کہ

---

[1] مسلم (۱۶۰۵/۳)، الاشربۃ، باب استحباب لعق الاصابع...... (۲۰۳۴)، ابوداود، الاطعمۃ، باب فی اللقمۃ تسقط رقم (۳۸۴۵)، الترمذی، الاطعمۃ، باب ماجاء فی اللقمۃ تسقط رقم (۱۸۰۳)، احمد (۱۷۷/۳، ۲۹۰)، شرح السنۃ (۱۱/ رقم ۲۸۷۴).

[2] مسلم (۱۶۱۷/۳)، الاشربۃ، باب نہی الاکل مع جماعۃ عن قران تمرتین...... رقم ۱۵۰ (۲۰۴۵)، ابوداود (۱۷۵/۳)، الاطعمۃ، باب القران عند اکل التمر، البخاری (۱۰۴/۷)، الاطعمۃ، باب القران بالتمر، الترمذی، الاطعمۃ باب کراھیۃ القران بین التمرتین رقم (۱۸۱۵)، ابن ماجہ (۱۱۰۶/۲)، الاطعمۃ، باب النہی عن قران التمر (۳۳۳۱).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم سے کوئی شخص کھانا کھالے تو اس وقت تک اپنا ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ اس کو چاٹ نہ لے یا چٹوا نہ لے''۔[۱]

۲۔ نیز صحیح مسلم میں حضرت جابرؓ کی روایت مذکور ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلیاں چاٹنے اور برتن صاف کرنے کا حکم دیا ہے، اور فرمایا ہے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ اس کے کس حصہ میں برکت ہے۔''[۲]

حدیث مبارک کے آخری جملہ کا مطلب یہ ہے کہ وہ کھانا جس میں برکت ہوتی ہے اس کے متعلق انسان کو معلوم نہیں ہوتا کہ آیا کھانے کا جو حصہ اس نے کھالیا ہے اس میں برکت تھی یا اس کی انگلیوں پر جو حصہ لگا رہ گیا ہے اس میں برکت ہے یا اس برتن میں یا گرنے والے لقمہ میں برکت ہے؟ اس لئے بہتر یہ ہے کہ ان سب امور کا لحاظ کریں تا کہ برکت حاصل ہو۔

برکت کا اصل معنی، زیادتی اور خیر و بھلائی کا پایا جانا اور اس سے مستفید ہونا ہے۔ یہاں برکت سے مراد اس کھانے کا انسان کے لئے غذا بننا اور اطاعتِ خداوندی پر قوت کا ذریعہ بننا ہے، نیز انجام کے اعتبار سے وہ کھانا تکلیف و مصیبت سے حفاظت کا سبب ہو۔

انگلیوں کا چاٹنا: حضرت کعب بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ

---

[۱] البخاری (۱۰۶/۷) الاطعمة، باب لعق الاصابع، مسلم (۱۶۰۵/۳)، الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع...... ابو داود (۱۸۶/۴)، الاطعمة، رباب فی المندیل، ابن ماجه (۱۰۸۸/۲)، الاطعمة. باب لعق الاصابع.

[۲] صحیح مسلم (۱۶۰۶/۳)، الاشربة، باب استحباب لعق الاصابع......، ابن ماجه (۱۰۸۸/۲) کتاب الاطعمة. باب لعق الاصابع رقم (۳۲۷۰).

[۳] انگلیاں چاٹنے کی حکمت: ۱۔ قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس کی علت یہ ہے کہ کھانے کی قلیل مقدار کو معمولی خیال نہ کرے۔ ۲۔ ابن دقیق العیدؒ فرماتے ہیں کہ اس کی وجہ عدم تکویث ہے۔ ۳۔ نیز یہ طریقہ تواضع میں سے ہے۔ پھر بعض کا خیال یہ ہے کہ ''ثلاثا'' کا تعلق چاٹنے سے ہے یعنی تین مرتبہ چاٹے لیکن صحیح یہ ہے کہ اس کا تعلق انگلیوں سے ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں سے چاٹتے تھے اور وہ تین

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسلام اپنی تین انگلیوں کو چاٹتے تھے۔" [۲]

برتن صاف کرنے کی ترغیب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برتن میں بچے ہوئے کھانے کو بھی صاف کر لینے کا حکم دیتے تھے تا کہ وہ کھانا خراب نہ ہو جائے۔

ترمذیؒ، ابن ماجہؒ اور دارمیؒ نے امّ عاصمؒ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ ہمارے ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام نبیشہ تشریف لائے اور ہم ایک برتن میں کھانا کھا رہے تھے (تو انہوں نے کہا کہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص برتن میں کھانا کھا کر اس کو خوب صاف کرے تو وہ برتن اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے۔" [۱]

مضر کھانے سے حفاظت کے لئے

امام بخاریؒ نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے کہ جو شخص یہ کلمات کھانا رکھتے وقت پڑھ لے تو وہ اس کے ضرر سے محفوظ رہے گا، وہ کلمات یہ ہیں:

انگلیاں یہ ہیں، انگوٹھا، انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک اور دو انگلیوں سے کھانا تکبر اور تین سے کھانا سنت ہے۔ اور اس سے زیادہ سے کھانا حرص ہے"۔ بعض اسلاف چمچوں سے کھانے سے پرہیز کرتے ہیں، اس لئے کہ انگلیوں سے کھانے کا ذکر ہے، کہتے ہیں کہ رشید کے سامنے جب کھانا آیا تو اس کے ساتھ چمچے بھی تھے تو ابو یوسفؒ نے فرمایا آپ کے جد امجد ابن عباسؓ نے اس آیت مبارکہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ (الاسراء: ۷۰) کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ ہم نے ان کو انگلیاں دیں جس سے وہ کھاتے ہیں، چنانچہ رشید نے اپنی انگلیوں سے کھانا کھایا۔"

الاتحافات الربانية بشرح الشمائل المحمدية ص ۱۹۸. احمد عبدالجواد الدومي.

[۱] الحديث، غريب اخرجه الترمذي (۲/۲۵۹)، الاطعمة. باب ماجاء في اللقمة تسقط، ابن ماجه (۲/۱۰۸۹). الاطعمة. باب تنقيه الصحفة، الدارمي (۲/۱۳۲). الاطعمة، باب في لعق الصحفة، احمد (۵/۷۶)، البغوي في شرح السنة (۱۱/۳۱۶).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ، لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَاءٌ اِجْعَلْ فِيهِ رَحْمَةً وَشِفَاءً﴾[1]

زمین سے پانی کا چشمہ پھوٹنا

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ پانی کے چشمہ کے پھوٹنے کا ہے: ابن سعدؒ نے اسحاق بن یوسف الازرقؒ سے روایت نقل کی ہے کہ ابوطالب فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھتیجے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ ذوالمجاز مقام پر تھا تو مجھے پیاس لگی، میں نے ان سے پیاس کی شکایت کی اور کہا کہ اے میرے بھتیجے! مجھے پیاس لگی ہے، یہ بات میں نے ان سے اس لئے کہی کہ میں ان کے پاس کوئی چیز دیکھتا تھا مگر وادی کا ایک موڑ حائل تھا تو آپ ﷺ نے اپنی پشت موڑی اور نیچے اترے اور پوچھا: اے چچا! کیا آپ کو پیاس لگی ہے؟ میں نے کہا: ہاں، آپ ﷺ نے اپنی ایڑھی زمین پر ماری تو اچانک پانی برآمد ہوا، پھر فرمایا، اے چچا! پیو، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پانی پیا" (اخرجه ابن عساکر)[2]

کھانے میں میانہ روی اختیار کرنے کا حکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول کرنے میں اعتدال اختیار کرنے کی ترغیب دیتے تھے، اور پر شکم ہو کر کھانے سے منع فرماتے تھے، چنانچہ مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ ابن حبان اور مستدرکِ حاکم میں حضرت مقداد بن معدی کربؓ سے روایت منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کسی آدمی نے پیٹ سے زیادہ زیادہ برا برتن نہیں بھرا، آدمی کے لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی کمر کو سیدھا کر دیں، اگر آدمی پر اس کا نفس غالب آئے تو پھر تہائی حصہ

---

1. المواهب اللدنية (۱۵۸/۲)، شرح المواهب اللدنية (۱۱۱/۷)
2. الخصائص الكبرى للسيوطي (۲۰۷/۱)
3. اخرجه احمد في مسنده (۱۳۲/۴)، والترمذي، ابن ماجه (۱۱۱۱/۲)، الاطعمة، باب الاقتصاد في الاكل وكراهة الشبع، ابن حبان (ص ۳۲۸ موارد)، الحاكم في المستدرك

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کے لئے، تہائی حصہ پینے کے لئے اور تہائی حصہ سانس لینے کے لئے ہے"۔[۳]

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں میں کنکریوں کا تسبیح پڑھنا

۱۔ بزارؒ، طبرانیؒ نے الاوسط میں "ابو نعیم" اور بیہقیؒ نے حضرت ابوذرؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تشریف فرما تھے، میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، حضرت ابوبکر صدیقؓ آئے وہ بھی سلام عرض کر کے بیٹھ گئے پھر حضرت عمرؓ آئے، پھر حضرت عثمانؓ آئے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سات کنکریاں رکھی تھیں، آپ ﷺ نے ان کو پکڑ کر اپنی ہتھیلی میں رکھا تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ میں نے ان کی ایسی آواز سنی، جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے، پھر جب آپ ﷺ نے ان کو رکھ دیا تو وہ آواز بند ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے ان کنکریوں کو لیا اور ابوبکرؓ کے ہاتھ میں رکھیں تو پھر تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ میں نے ان کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے، پھر انہوں نے وہ کنکریاں رکھیں تو آواز بند ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے ان سے لے کر حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رکھیں تو وہ پھر تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ میں نے ان کنکریوں کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے پھر جب انہوں نے رکھیں تو آواز بند ہوگئی، پھر آپ ﷺ نے ان سے لے کر حضرت عثمانؓ کے ہاتھوں میں رکھیں تو وہ پھر تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ میں نے ان کی ایسی آواز سنی جیسے شہد کی مکھی کی آواز ہوتی ہے پھر جب انہوں نے رکھ دیں تو آواز بند ہوگئی، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ نبوت کی خلافت ہے"۔[۱]

۲۔ ابن عساکرؒ نے روایت انسؓ نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کنکریاں اپنے دست مبارک میں لیں تو وہ تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ ہم نے تسبیح کی آواز کو

---

[۱] ذکرہ ابن کثیر فی البدایۃ (۱۳۲/۶) و عزاہ الی البیہقی فی "دلائل النبوۃ" والی نعیم فی "الدلائل" و ابن عساکر، والبزار (۱۳۵/۳)، الھیثمی (۲۹۹/۸)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا، پھر آپ ﷺ نے وہ کنکریاں حضرت عمرؓ کے ہاتھ میں رکھیں تو پھر تسبیح پڑھنے لگیں حتیٰ کہ ہم نے تسبیح کی آواز کو سنا، پھر آپ ﷺ نے وہ کنکریاں ہمارے ہاتھوں میں ایک ایک آدمی کر کے رکھیں تو پھر کسی کنکری نے تسبیح نہیں پڑھی''[1]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا طریقہ بھی سکھایا ہے۔ چنانچہ ابوالشیخ الاصبہانی نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے: ''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَاَبْدِلْنَا بِهٖ مَاهُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ'' اور جس کو اللہ جل شانہ، دودھ پلائے تو اسے یہ دعا پڑھنی چاہئے: ''اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ'' کیونکہ اس کے سوا کوئی چیز میں نہیں جانتا جو کھانے پینے کی طرف سے کافی ہو جائے۔''[2]

کھانا تیار کرنے والے کو دعا دینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میزبان کے لئے خود بھی دعا فرمایا کرتے تھے اور اپنے صحابہؓ کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے۔ سنن ابی داوٗد میں حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ابوالہیثم بن التیہانؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کو کھانے کی دعوت دی، پس جب صحابہؓ کھانا کھا کر فارغ ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کو بدلہ دو'' عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا بدلہ کیا ہے؟ فرمایا: ''جب کوئی آدمی کسی کے گھر میں داخل ہو اور پھر اس کا کھانا کھائے اور پینے کی چیز نوش کرے تو اس کے

[1] الخصائص الکبری (۲/۷۵)، کنز العمال (۱۲/۳۸۶).

[2] رواہ احمد (۱/۲۲۵) وغیرہ.

[3] ابوداود (ع/۱۸۸، ۱۸۹)، الاطعمة، باب ماجاء فی الدعا لرب الطعام، کنز العمال (۶/۲۳۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے دعا کرے یہی اس کا بدلہ ہے۔'' ۳

مسلمان، ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں کھاتا پیتا ہے

امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں اور امام بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک کافر شخص، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا، آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک بکری کا دودھ دوہنے کا حکم دیا، چنانچہ اس کے لئے دودھ نکالا گیا اور اس نے وہ دودھ پیا۔ پھر (یکے بعد دیگرے) وہ سات بکریوں کا نکالا ہوا دودھ پی گیا، اس کے بعد وہ مسلمان (بھی) ہوگیا، پھر ایک اور بکری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اس کا دودھ نکالا گیا تو اس نے وہ دودھ پی لیا، پھر جب آپ ﷺ نے اس کے لئے ایک اور بکری کا دودھ نکالنے کا فرمایا (اور دودھ نکالا گیا) تو وہ اس کو پورا نہ پی سکا، تو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''مسلمان ایک آنت میں اور کافر سات آنتوں میں پیتا ہے'' ۱

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر ہونے کی دعا دینا

بیہقی نے حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: ''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ اچانک حضرت فاطمہؓ آئیں اور آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئیں۔ حضور ﷺ نے ان کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ ان کے چہرے سے خون ختم ہو چکا ہے، اور بھوک کی شدت سے چہرہ پر زردی غالب آگئی ہے، آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: اے فاطمہؓ! قریب آؤ، قریب آؤ، وہ قریب آئیں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑی ہوگئیں، آپ ﷺ نے دستِ مبارک اٹھائے اور حضرت فاطمہؓ کے سینہ پر رکھے یعنی ہار کی جگہ پر) اور اپنی انگلیوں کو کشادہ کیا، پھر فرمایا: ''اے اللہ! بھوکوں کو شکم سیر کرنے والے! بھوک دور کرنے والے! فاطمہ بنت محمد ﷺ سے بھوک کو رفع

۱ اخرجه مسلم (۳/۱۶۳۲)، الاشربة، باب المؤمن یاکل فی معی واحد، البیهقی فی دلائل النبوة (۶/۱۱۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا۔عمرانؓ کہتے ہیں کہ میں نے ان کی طرف دیکھا تو ان کے چہرے کی زردی جا چکی تھی اور خون غالب آ گیا تھا جیسے پہلے زردی،خون پر غالب تھی۔عمرانؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے ان سے پوچھا تو فرمانے لگیں:اے عمرانؓ!مجھے اس کے بعد بھوک نہیں لگی۔"[1]

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا برتنوں کو ڈھانکنے کا حکم دینا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برتنوں کو ڈھانک دیتے تھے تاکہ اس میں کوئی چیز نہ گر جائے۔بخاری،مسلم اور ابوداؤد میں حضرت جابرؓ سے روایت منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اپنا دروازہ بند رکھو،اللہ کا نام لو،کیونکہ شیطان بند دروازہ نہیں کھول سکتا اور اپنا چراغ بجھا دو اور اللہ کا نام لو،اور اپنے برتن ڈھانک دو،اگرچہ کوئی لکڑی اس پر رکھ دو اور اللہ کا نام لو،اپنے مشکیزہ کا منہ بند کر دو اور اللہ کا نام لو"۔[2]

بیمار آدمی کو کھانے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"اپنے مریضوں کو کھانے اور پینے پر مجبور نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ انہیں کھلاتا اور پلاتا ہے۔"[3]

رات کا کھانا نہ چھوڑو

---

[1] اخرجه البيهقي في دلائل النبوة (١٨/٦) في اسناده سهربن عبدالملك بن سلع الهزالي، قال الحافظ: لين الحديث، تقريب التهذيب ص ٥٣٢.

[2] اخرجه البخاري (١٤٥/٧) الاشربة، باب تغطية الاناء، مسلم (١٥٩٤/٣). الاشربة، باب الامر بتغطية الاناء......، ابوداود (١١٧/٤)، الاشربة، باب ايكاء الآنية.

[3] اخرجه الترمذي، الطب باب لاتكرهوا مرضاكم، ابن ماجه (١١٣٩/٢، ١١٣٠ طب، الطب، السنن الكبرى (٣٤٧/٩)، المستدرك للحاكم (٤١٠/٤).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام، رات کے کھانے کی ترغیب دیتے تھے، کیونکہ اس کا انسان کے جسم و بدن کے ساتھ بڑا تعلق ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رات کا کھانا نہ چھوڑو، خواہ کھجوروں کی ایک مشت ہی ہو، کیونکہ اسکا ترک کرنا بڑھاپا لاتا ہے'' [1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے میں برکت کا واقعہ

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث بیان کی کہ کہ اصحاب صفہ، محتاج لوگ تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو تو وہ ایک تیسرے کو بھی اپنے ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہو وہ ایک پانچواں بھی اپنے ساتھ لے جائے یا چھٹے کو بھی اور کما قال۔ حضرت ابوبکرؓ تین (اصحاب صفہ) کو اپنے ساتھ لائے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس اصحاب کو لے گئے، ابوبکرؓ کے گھر میں تین آدمی تھے، میں، میرے والد اور میری والدہ، مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اپنی بیوی کا ذکر کیا تھا یا نہیں اور ان کے خادم جو ان کے اور حضرت ابوبکرؓ کے گھر مشترکہ طور پر کام کرتے تھے، لیکن خود حضرت ابوبکرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ کھانا کھایا، پھر وہاں کچھ دیر تک ٹھہرے رہے اور عشا کی نماز پڑھ کر واپس ہوئے، پھر ان کو اتنی دیر ٹھہرنا پڑا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ کو جتنا منظور تھا جب رات کا اتنا حصہ گزر گیا تو آپؓ گھر واپس آئے۔ ان کی بیوی نے ان سے پوچھا: کیا بات ہوئی؟ آپؓ کو اپنے مہمان یاد نہیں رہے یا ان کی مہمان نوازی یاد نہیں رہی، انہوں نے آپ کو بتایا کہ مہمانوں نے آپ کے آنے تک کھانے سے انکار کیا، ان کے سامنے کھانا پیش کیا گیا لیکن وہ نہیں مانے، تو میں جلدی سے چھپ گیا، حضرت ابوبکرؓ غصہ ہوئے آپؓ نے ڈانٹا، اے بدبخت! اور برا بھلا کہا، پھر فرمایا: آپ حضرات کھانا کھائیں، میں تو قطعاً نہیں کھاؤں گا، عبدالرحمنؓ کہتے ہیں کہ خدا کی قسم! پھر جو لقمہ بھی اس میں سے اٹھاتے تھے تو نیچے سے کھانا اور زیادہ ہو جاتا تھا (اتنی برکت ہوئی

[1] ابن ماجه (۲/۱۱۱۳)، الاطعمة، باب ترك العشاء.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ) سب لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور کھانا پہلے سے زیادہ بچ گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے جو دیکھا تو کھانا جوں کا توں تھا یا پہلے سے بھی زیادہ تھا، اس پر انہوں نے اپنی بیوی سے کہا: اے فراس کی بہن! (یہ معاملہ کیا ہے؟) انہوں نے کہا، کچھ بھی نہیں، میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی قسم! کھانا تو پہلے سے تین گناہ زیادہ معلوم ہوتا ہے، پھر وہ کھانا حضرت ابوبکرؓ نے بھی تناول کیا، اور فرمایا کہ وہ شیطان کا عمل تھا ان کی مراد قسم سے تھی، پھر ایک لقمہ کھا کر اسے آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے، وہاں صبح ہوگئی، اتفاق سے ایک قوم جس کا ہم سے معاہدہ تھا اور معاہدہ کی مدت ختم ہو چکی تھی وہ آئی ہوئی تھی، ہم نے بارہ آدمیوں کو نمائندہ کے طور پر منتخب کر لیا، ہر شخص کے ساتھ ایک جماعت تھی، خدا ہی جانتا ہے کہ ہر شخص کے ساتھ کتنے افراد تھے، البتہ وہ کھانا ان کے پاس بھیج دیا اور سب نے اسی کھانے کو (خوب شکم سیر ہو کر) کھایا،" او کما قال"[۱]۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت شکم سیر ہو کر نہیں کھایا

حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں (ایک دن) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے میرے لئے کھانا منگوایا اور فرمایا: "میں کھانا شکم سیر ہو کر نہیں کھاتی ہوں، اور رونا چاہوں تو رو لیتی ہوں، میں نے پوچھا: اس کی کیا وجہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے وہ حالت یاد آ جاتی ہے جس حالت میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس دنیا سے رخصت ہوئے، خدا کی قسم! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی

---

۱ اخرجه البخاری (۶/ ۶۸۰)، المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام، مسلم (۳/ ۱۶۲۷)، الاشربة، باب اکرام الضيف، البيهقي في دلائل النبوة (۶/ ۱۰۳، ۱۰۴) نیز دیکھئے فتح الباری (۶/ ۶۹۱)۔

۲ اخرجه الترمذي، الزهد، باب ماجاء في معيشة النبي صلى الله عليه وسلم و اهله، والشمائل ص ۱۲۹ . باب ماجاء في صفة خبز رسول الله صلى الله عليه وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن میں دو مرتبہ روٹی اور گوشت شکم سیر ہو کر نہیں کھایا''۲ یہ حدیث، مالدار مسلمانوں کے لئے تواضع و انکساری اور عملی مشق کا ایک نمونہ ہے تا کہ انہیں نادار لوگوں کا کچھ شعور و احساس پیدا ہو۔

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی روٹی کا ذکر

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو دن مسلسل جو کی روٹی سے کبھی شکم سیر نہیں ہوئے۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان والے دو دن مسلسل جو کی روٹی سے شکم سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہوا''۱

۲۔ حضرت ابو امامہ الباہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے کبھی جو کی روٹی بچتی نہیں تھی''۲

۳۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کئی راتیں مسلسل خالی پیٹ سو جاتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں کو رات کا کھانا میسر نہیں ہوتا تھا اور ان حضرات کی اکثر روٹی جو کی روٹی ہوتی تھی''۳

روٹی کھانے کی ترغیب اور سالن کا انتظار نہ کرنے کا حکم

---

۱ متفق علیه، البخاری رقم (۵۴۱۶)، مسلم، الزهد والرقائق، رقم (۲۲)، الترمذی (۳۴)، الزهد، باب ماجاء فی معشیة النبی صلی اللّٰه علیه واهله، ابن ماجه الاطعمة، باب خبز الشعیر رقم (۳۳۴۶)، احمد (۴۲/۶، ۱۲۸، ۵۶)، الترمذی فی الشمائل ص ۱۲۶.

۲ الترمذی، الزهد، باب ماجاء فی معشیة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم واهله، الشمائل ص ۱۲۶. احمد (۲۵۳/۵)، الطبرانی (۱۹۱/۸).

۳ الترمذی، الزهد، باب ما جاء فی معشیة النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، ابن ماجه، الاطعمة، باب خبز الشعیرِ رقم (۳۳۴۷)، احمد (۲۵۰/۱) الشمائل ص ۱۲۶، ۱۲۷، الطبرانی فی تهذیب الآثار (۲۳۸/۱).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم نے المستدرک میں اور ابونعیم نے الحلیۃ میں حضرت بشر بن المبارک الراسیؒ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے دادے کے ساتھ ایک ولیمہ میں گیا جس میں غالب القطان بھی تھے، چنانچہ دستر خواں لایا گیا اور بچھا دیا گیا، لوگوں نے اپنے ہاتھ روک لئے تو میں نے غالب القطان کو فرماتے ہوئے سنا، انہوں نے پوچھا: انہیں کیا ہوا کھاتے نہیں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ سالن کا انتظار ہے، غالب نے کہا: ہمیں کریمہ بنتِ ہمام الطائیہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کے حوالہ سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''روٹی کا احترام کرو، اور روٹی کا احترام یہ ہے کہ اس (سالن) کا انتظار نہ کیا جائے، چنانچہ انہوں نے بھی روٹی کھائی اور ہم نے بھی کھائی''[1]

کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا حکم

رسول کریم علیہ السلام کھانے کے بعد خود بھی ہاتھ دھوتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں حضرت ابوھریرہؓ کی روایت مذکور ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اس حال میں سو گیا کہ اس کے ہاتھ میں چکناہٹ لگی رہ گئی اور اس نے ہاتھ نہیں دھوئے، پھر کسی (نقصان دہ) چیز نے اس کو نقصان پہنچا دیا تو وہ اپنے آپ کو ہی ملامت کرے''[2]

ثرید کی تمام کھانوں پر فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثرید کو پسند فرماتے تھے اور اسے رغبت سے کھاتے

---

[1] الحديث اسناده راوه، الحاكم (۱۲۲/۴)، الاطعمة، ابو نعيم في الحلية (۲۴۶/۵)، اس روایت کے بعض ثقہ راوی نہیں ہیں۔

[2] ابوداود (۱۸۸/۴)، الاطعمة، باب في غسل اليدمن الطعام، الترمذى، الاطعمة، باب كراهية البيتوتة...... رقم (۱۸۶۰، ۱۸۶۱)، ابن ماجه (۱۰۹۶/۲) الاطعمة، باب من بات و في يده غمر رقم (۳۲۹۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے:

بخاری، مسلم، نسائی، ابن حبان اور مسند احمد میں روایت ابی موسیٰ الاشعریؓ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مردوں میں بہت سے آدمی کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کامل ہوئی ہیں اور عائشہؓ کی فضیلت سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی تمام انواع طعام پر فضیلت ہے''۔[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تر کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھانا

رسول کریم علیہ السلام تر و تازہ کھجوروں اور ککڑی کو ملا کر کھاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تازہ کھجوروں کے ساتھ ککڑی کھاتے ہوئے دیکھا''۔[2]

رسول اللہ ﷺ کو دستی کا گوشت سب سے زیادہ مرغوب تھا

اس کی وجہ یہ تھی کہ دستی کا گوشت ہضم بھی آسانی سے ہو جاتا ہے اور دانتوں سے بھی بہ سہولت کاٹا جا سکتا ہے۔ جامع ترمذی اور شمائل ترمذی میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، وہ فرماتی ہیں کہ دستی کا گوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو (لذت کی وجہ سے) زیادہ مرغوب نہیں تھا، اصل میں آپ ﷺ کو گوشت کبھی کبھار

---

[1] البخاری، الاطعمة، باب الثرید رقم (۵۴۱۸)، مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل عائشة، بنت ابی بکر، ابن حبان (۱۶/۱۵۱)، الاحسان، کتاب اخباره عن مناقب الصحابة، النسائی (۶۸/۷) کتاب عشرة النساء، باب حب الرجل بعض نسائه اکثر من بعض، ابن ابی شیبة (۱۲۸/۱۲)، الطبرانی (۱۰۶/۲۳)، ابن ماجه (۱۰۹۱/۲)، الاطعمة، باب فضل الثرید علی الطعام.

[2] صحیح مسلم (۱۶۱۶/۳) الاشربة. باب اکل القثاء بالرطب رقم ۱۴۷. (۲۰۴۳)، البخاری الاطعمة، باب القثاء بالرطب، الترمذی (۲۴۷/۴). الاطعمة باب ماجاء فی اکل القثاء بالرطب.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میسر آتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف جلدی ان لئے کرتے تھے کہ یہ جلدی پک جاتا ہے۔"[1]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دستی کا گوشت پسند فرمانا

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت لایا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دستی کا حصہ اٹھا کر رکھ لیا گیا، اور یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند تھا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دانتوں سے کاٹ کر کھایا۔"[2]

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پشت کے گوشت کو پسند فرمانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خصوصاً پشت کا گوشت پسند تھا، کیوں کہ وہ زیادہ جلدی تیار بھی ہو جاتا ہے اور نجاست کی جگہوں سے بھی دور ہوتا ہے۔
ابن ماجہؒ احمدؒ، ابو نعیمؒ، حاکمؒ اور ترمذی نے الشمائل میں حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد

---

[1] اخرجه الترمذی (۲۴۴/۴)، الاطعمة، باب ماجاء فی ان اللحم کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم رقم (۱۸۳۸)، الشمائل ص ۱۴۲۔ اس کی سند میں راوی فلیح بن سلیمان قوی نہیں ہے، اور یہ حدیث ان احادیث صحیحہ کی بظاہر خلاف ہے جس میں یہ آیا ہے کہ آنحضرت کو دستی کا گوشت زیادہ مرغوب تھا۔

[2] اخرجه البخاری، التفسیر، سورة الاسراء، باب تفسیر قوله تعالیٰ " ذریة من حملنا مع نوح......" مسلم، الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فیها الترمذی (۲۴۴/۴)، الاطعمة، باب ماجاء فی اللحم کان احب الی رسول الله صلی الله علیه وسلم رقم (۱۸۳۷).

[3] ابن ماجه، (۱۱۰۰/۲)، الاطعمة، باب اطایب اللحم، الحاکم فی المستدرک (۱۱۱/۴) و احمد فی المسند (۲۰۴/۱)، ابو نعیم فی الحلیة (۲۲۵/۷)، الترمذی فی الشمائل ص ۱۴۳،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہوئے سنا کہ گوشت میں سب سے اچھا پشت کا گوشت ہے''۔[۳]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ شوربہ بنانے کی ترغیب دینا

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام، شوربہ زیادہ بناتے اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دیتے تھے تاکہ آس پاس کے پڑوسیوں کو بھی کچھ نہ کچھ دیا جاسکے۔

ترمذیؒ، حاکمؒ اور بیہقیؒ نے الشعب میں حضرت عبداللہ المزنیؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص گوشت خریدے تو اسے اس کا شوربہ زیادہ بنانا چاہئے، پس اگر کسی کو گوشت نہ ملے، تو اس کا شوربہ تو مل جائے وہ بھی ایک گوشت ہے''۔[۱]

آپ ﷺ کا ہڈی کو منہ کے قریب کرنے کا حکم، تاکہ اس پر لگا ہوا گوشت کھایا جاسکے

امام ابوداؤدؒ نے حضرت صفوان بن امیہؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھا رہا تھا، میں ہڈی پر لگا ہوا گوشت اپنے ہاتھ سے پکڑ رہا تھا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ہڈی کو اپنے منہ کے قریب کرو کیونکہ یہ زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہے''۔[۲]

چھری سے گوشت کاٹنے کی ممانعت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض موقعوں پر چھری سے گوشت کاٹنے سے منع

---

[۱] الحدیث غریب، الترمذی (۵/ ۵۶۱)، الحاکم فی المستدرک (۴/ ۱۳۰) الاطعمة.

[۲] اخرجه ابوداود (۴/ ۱۴۵) الاطعمة، باب فی اکل اللحم رقم (۳۷۷۹).
والترمذی (۵/ ۲۶۵) والحاکم فی المستدرک (۴/ ۱۱۳)، الاطعمة، والبیهقی فی السنن الکبری (۷/ ۲۸۰) ذکره الحافظ فی الفتح (۹/ ۴۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا اور بعض موقعوں پر یہ کام خود کیا۔ ابو داؤد اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چھری سے گوشت کو نہ کاٹو، کیونکہ یہ عجمیوں کا طریقہ ہے، گوشت کو دانتوں سے کاٹ کاٹ کر کھاؤ کیونکہ اس طرح (یہ گوشت) زیادہ خوشگوار اور زود ہضم ہوگا''۔[1]

زیادہ کھانے کی مذمت

ابن السنیؒ اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابونعیمؒ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک دل کے لئے گوشت کھانے کے وقت ایک طرح کی خوشی ہے اور یہ خوشی ہمیشہ رہتی ہے مگر جو تکبر کرے اور اترائے لیکن ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے۔''[2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھنا ہوا کھانا تناول فرمانا

۱۔ نسائی و ترمذیؒ میں عطاء بن یسارؒ کی روایت مذکور ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ام سلمہؓ نے انہیں یہ خبر دی ہے کہ انہوں نے ایک بھنا ہوا پہلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا، آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا پھر نماز کے لئے تشریف لے گئے اور وضو نہیں فرمایا''[3]

۲۔ احمدؒ و ابن ماجہؒ، ابو یعلیٰؒ اور بغویؒ نے شرح السنۃ میں اور ابن حبانؒ نے

---

[1] ابوداود (۱۴۵/۴)، الاطعمة، باب فی اکل اللحم، رقم (۳۷۷۸)، وقال ابوداود، ولیس هو بالقوی.

[2] الحديث موضوع، الموضوعات (۳۰۴/۲)، الطب النبوی، لابی نعیم ص ۱۴۱، تنزیه الشریعة المرفوعة (۲۴۹/۲)، تذکرة الموضوعات لابن طاهر الفتنی (ص ۱۴۵/۱۴۶)، اخرجه البیهقی فی شعب الایمان القسم الثانی (۲۶۳/۲).

[3] السنن الکبری، المزارعة، باب الشقاق بین الزوجین، والترمذی (۲۴۰/۴)، الاطعمة، باب ماجاء فی اکل الشواء

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ''ہم نے ایک مسجد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھنا ہوا گوشت کھایا، پھر ہم نے سنگریزوں سے اپنے ہاتھ پونچھے پھر ہم نماز کے لئے اٹھے اور ہم نے وضو نہیں کیا'' [1]

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں بھنے ہوئے گوشت کی مدح فرمائی ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے مہمانوں کے لئے بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَا لَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ﴾ (هود: ٦٩)

''یعنی پھر انہوں نے دیر نہیں لگائی کہ ایک تلا ہوا بچھڑا لائے''

''عِجْلَ حَنِيْذ'' اس موٹے تازے بچھڑے کو کہتے ہیں جو گرم پتھروں سے بھنا گیا ہو۔ [2]

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بکری کا گوشت کھانا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بکری کا گوشت اور تر و تازہ کھجوریں تناول فرمایا کرتے تھے:

ترمذی، ابوداؤد، احمد اور بیہقی نے حضرت جابرؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لے گئے، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری عورت کے ہاں تشریف لائے، اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک بکری ذبح کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ کھایا، پھر اس نے تازہ کھجوروں کا ایک طشت پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے بھی تناول فرمایا، پھر

---

[1] اخرجه ابن ماجه (١١٠٠/٢). الاطعمة، باب الشواء، ابو يعلى فى مسنده (١١٠/٣)، احمد مسنده (١٩٠/٤، ١٩١)، البغوى فى شرح السنة (٢٩٣/١١)، ابن حبان رقم (٢٩٣. موارد)

[2] فى ظلال القرآن (١٩١١/٤)، اللسان (حنذ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے ظہر کی نماز کیلئے وضو فرمایا اور نماز پڑھی، پھر واپس تشریف لائے تو اس عورت نے بکری کا بقیہ حصہ پیش کیا، آپ ﷺ نے کھایا، پھر عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا"۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت کو پسند فرمانا

ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں حضرت ابو الدرداءؓ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اہل دنیا اور اہل جنت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے۔"[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کدو کو پسند فرمانا

شمائل ترمذی، سنن نسائی اور دارمی میں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت منقول ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو پسند تھے، ہم کھانے میں حاضر ہوتے یا (الفاظ یہ ہیں کہ) آپ ﷺ کو ایک دعوت پر بلایا گیا تو میں کدو ڈھونڈ ڈھونڈ کر آپ ﷺ کے سامنے رکھتا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ آنحضور ﷺ کو یہ پسند ہیں۔"[3]

نیز نسائی، ابن ماجہ، احمد، طبرانی اور ترمذی نے الشمائل میں حضرت جابر بن

---

1. اخرجه الترمذی، الطهارة، باب ماجاء فی ترک الوضوء مما مست النار، ابوداود (۱/۱۳۳ ض، الطهارة، باب فی ترک الوضوء مما مست النار رقم (۱۹۱)، والبخاری و مسلم، الطهارة، رقم (۳۵۴)، و احمد (۳/۳۷۴)، والبيهقی فی السنن الکبری (۱/۱۵۶)۔

2. ابن ماجه (۲/۱۰۹۹)، الاطعمة، باب اللحم، یہ روایت مختلف الفاظ کے ساتھ مروی ہے، اور اس کے بعض راوی ضعیف ہیں۔

3. النسائی، الوليمة، تحفة الاشراف ص ۲۷۵، الدارمی (۲/۱۰۱)، البغوی فی شرح السنة (۱۱/۳۰۵) الترمذی فی الشمائل المحمدية ص ۱۳۶.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ''میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضور ﷺ کے پاس کدو دیکھے جس کے ٹکڑے کیے گئے تھے، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ فرمایا: اس کے ذریعہ ہم اپنا کھانا زیادہ کرتے ہیں''۔ [1]

آپ ﷺ کا کدو اور سوکھائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھانا

بخاریؒ و مسلمؒ اور ابوداؤدؒ و ترمذیؒ نے حضرت انس بن مالکؓ سے روایت نقل کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے تیار کیا تھا، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کھانے میں شریک ہونے کے لئے چل پڑا، چنانچہ جو کی روٹی اور شوربا جس میں کدو اور گوشت کے سوکھائے گئے ٹکڑے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا گیا، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ برتن کے اردگرد سے کدو تلاش کرتے، پس اس دن کے بعد سے میں بھی کدو کو پسند کرنے لگا''۔ [2]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور اور دودھ کو پسند فرمانا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھاتے اور دودھ نوش فرماتے تھے:

حاکمؒ نے المستدرک میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی ہے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھجور اور دودھ کا نام ''الطیبین'' رکھتے

[1] السنن الکبری، الولیمة، ابن ماجه (۱۰۹۸/۲)، الاطعمة. باب الدباء احمد (۳۵۲/۴). البغوی فی شرح السنة (۳۰۵/۱۱).

[2] اخرجه البخاری، الاطعمة، باب المرق، مسلم، الاشربة، باب جواز اکل المرق، ابوداود (۱۴۶/۴)، الاطعمة. باب فی، أکل الدباء، الترمذی، الاطعمة، باب أکل الدباء رقم (۱۸۵۱).

[3] اسناده ضعیف الحاکم فی المستدرک (۱۰۶/۴).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے"۔[۳]

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سوکھائے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دھوپ میں ۔ سکھایا گیا گوشت اور اس کے پارچے تناول فرماتے تھے: ابن ماجہؒ، حاکمؒ اور بیہقیؒ نے دلائل النبوۃ میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا، جب بات شروع کی تو اس کے مونڈھے اور سینے کے درمیان کا گوشت حرکت کرنے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اپنے اوپر نرمی کرو، میں کوئی بادشاہ نہیں ہوں، میں تو ایک ایسی عورت کا بیٹا ہوں جو سوکھائے گئے گوشت کے ٹکڑے کھاتی تھی"۔[۱]

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلوہ کھانا

حاکمؒ نے المستدرک میں اور بیہقیؒ نے حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم (ایک دن) اونٹوں کے باڑے میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ حضرت عثمان بن عفانؓ ایک اونٹنی کو ہانک رہے ہیں جس پر آٹا، شہد اور گھی لدا ہوا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اونٹنی کو بٹھاؤ، انہوں نے اونٹنی کو بٹھایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر کی ایک ہانڈی منگوائی اور اس میں وہ آٹا، گھی اور شہد ڈال دیا، پھر حکم دیا تو اس کے نیچے آگ جلائی گئی یہاں تک کہ وہ تیار ہو کر پک گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے فرمایا: "کھاؤ" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کھایا، پھر فرمایا: "یہ ایک چیز ہے جس کو اہل فارس "خبیص" بولتے ہیں"۔[۲]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجوروں کے خوشے سے کھانا

ابوداؤد، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے حضرت ام منذر بنتِ قیس انصاریہؓ سے روایت

---

[۱] ابن ماجه (۲/۱۱۰۱). الاطعمة، باب القديد رقم (۳۳۱۲)، الحاكم (۲/۳۶۶)، البيهقي في دلائل النبوة (۵/۶۹)، الخطيب في تاريخ بغداد (۶/۲۷۷).

[۲] الحاكم في المستدرك (۴/۱۰۹، ۱۱۰)، والبيهقي في شعب الايمان (۲/۲۹۵)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کی ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں جلوہ افروز ہوئے، آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ بھی تھے، اور ہمارے پاس کھجوروں کے خوشے لٹک رہے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور اس میں سے کھانے لگے، حضرت علیؓ بھی کھانے کے لئے اٹھے تو آپ ﷺ حضرت علیؓ سے فرمانے لگے: ''ٹھہرو! تم ابھی نقاہت کی حالت میں ہو'' حتیٰ کہ حضرت علیؓ رک گئے، وہ فرماتی ہیں کہ پھر انہوں نے جو اور چقندر رکھے اور حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے علیؓ! یہ لے لو، یہ تمہارے لئے بہت مفید ہے''۔[1]

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پنیر کھانا

آپ ﷺ پنیر کھاتے تھے اور اس کو چھری سے کاٹتے تھے:

مسلمؒ، ابوداؤدؒ، نسائیؒ، ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے حضرت ابن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ تبوک کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پنیر کا ایک ٹکڑا پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے چھری منگوائی اور بسم اللہ پڑھ کر اس کو کاٹا''۔[2]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا خرگوش کا گوشت کھانا

بخاری، مسلمؒ اور ترمذیؒ نے ہشام بن زید بن انس سے روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیں مرالظھران مقام پر ایک خرگوش نظر آیا، چنانچہ حضور ﷺ کے صحابہؓ اس کے پیچھے دوڑے، لیکن میں نے اس خرگوش کو

---

[1] اخرجه ابوداود (۱۹۳/۴) الطب، باب فی الحمیة رقم (۳۸۵۶)، الترمذی (۳۳۵/۴)، الطب، باب ماجاء فی الحمیة، ابن ماجه (۱۱۳۸/۲)، الطب، باب الحمیة، احمد (۳۶۳/۶)، الحاکم (۴۰۷/۴)، ابن ابی شیبة فی مصنفه (۳۳۷/۷)، الطبرانی فی المعجم الکبیر (۹۹/۲۵)، شرح السنة رقم (۸۶۳).

[2] مسلم (۱۶۲۲/۳)، الاشربة، باب فضیلة الخل، ابوداود (۱۶۹/۴)، الاطعمة، باب اکل الجبن، النسائی، الایمان، رقم (۳۸۲۷)، الترمذی، اللطعمة باب الخل رقم (۱۸۴۰)، ابن ماجه (۱۱۰۲/۲)، الاطعمة، باب الائتدام بالخل رقم (۳۳/۱۷).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پالیا، پھر پکڑ لیا، پھر میں وہ خرگوش ابو طلحہؓ کے پاس لایا، انہوں نے اس کو ایک چھری سے ذبح کیا، اور پھر مجھے اس کی ران یا کولہے کا حصہ دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھایا، (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا واقعی اس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھایا؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قبول فرمایا۔[1]

جب کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو اس کو ڈبو دینے کا حکم

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکھی کے نفع ونقصان سے خوب واقف تھے، اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی کہ مکھی کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے:

۱۔ صحیح بخاری میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت مذکور ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب مکھی پینے کی چیز میں گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دو، پھر اسے نکال لو، کیونکہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہوتی ہے''۔[2]

۲۔ نسائیؒ، ابن ماجہؒ اور ابن حبانؒ نے حضرت ابو سعید الخدریؓ کی روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مکھی کے ایک پر میں زہر اور دوسرے میں شفا ہے، لہٰذا جب وہ کھانے میں گر جائے تو اس کو اس میں ڈبو دو، کیونکہ وہ پہلے زہر والے (پر) کو ڈالتی ہے اور شفاء والے (پر) کو بعد میں ڈالتی ہے''۔[3]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا کھانا مرغوب تھا؟

---

[1] البخاری، الذبائح والصید، باب ماجاء فی التصید، ومسلم، الصید والذبائح، باب اباحة الارنب، الترمذی، (۴/۲۲۱ ض، الاطعمة، باب ما جاء فی آکل الارنب.

[2] البخاری، کتاب بدء الخلق، باب اذا وقع الذباب (۷/۱۲۱)، ابن ماجه (۲/۱۱۵۹)، احمد فی مسنده، (۲/۲۶۳)

[3] ابوداود (۳/۱۸۲)، الاطعمة. باب فی الذباب یقع فی الطعام، النسائی (۷/۱۷۸) کتاب الفرع، باب الذباب الذی یقع فی الاناء، ابن ماجه (۲/۱۱۵۹)، ابن حبان (ص ۳۳۰ موارد)، احمد (۳/۶۷).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو مسالے دار کھانا پسند تھا:

طبرانی نے المعجم الکبیر میں اور ترمذی نے الشمائل میں حضرت عبداللہ ابن علیؓ سے روایت نقل کی ہے، وہ اپنی دادی سلمٰی سے نقل کرتے ہیں کہ حسن بن علیؓ، ابن عباسؓ اور ابن جعفرؓ ان کے (سلمٰی) کے پاس آئے اور ان سے یہ کہا، ہمارے لئے وہ کھانا تیار کرو۔ جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے اور اس کا کھانا پسند فرماتے تھے، انہوں نے کہا: اے بیٹے! آج ہم اس کی خواہش نہیں رکھتے، (راوی) کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ نہیں، آپ ایسا کھانا ہمارے لئے ضرور تیار کریں، (راوی) کہتے ہیں کہ پھر وہ اٹھیں اور انہوں نے تھوڑے سے جو لئے اور ان کو پیسا، پھر ان کو ایک ہانڈی میں ڈالا اور اس پر کچھ روغن زیتون ڈالا اور مرچیں اور مسالے کوٹے، (تیار کرنے کے بعد) ان کے سامنے پیش کیا، اور کہا کہ یہ وہ کھانا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرماتے تھے اور اس کا کھانا ان کو اچھا لگتا تھا۔"[1]

حضور علیہ السلام کا میٹھا اور شہد کو پسند فرمانا

بخاریؒ، مسلمؒ، ابوداؤدؒ، ترمذیؒ، نسائیؒ، ابن ماجہؒ اور بیہقیؒ نے شعب الایمان میں حضرت عائشہؓ کی روایت نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھے اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔"[2]

امام ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا میٹھے کو پسند فرمانا اس معنی میں نہیں تھا کہ آپ ﷺ کو اس کی شدید خواہش ہوتی تھی یا اس کی حرص ہوتی تھی جیسا کہ حریص لوگوں کا طریقہ ہے بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جب کبھی آنحضور ﷺ کی خدمت میں میٹھا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اس میں سے کچھ حصہ اچھے انداز میں تناول

---

[1] اخرجه الطبرانی فی المعجم الکبیر (۲۴/۲۹)، والترمذی فی الشمائل المحمدیه ص ۱۴۸.

[2] البخاری، الاطعمة، باب الحلواء والعسل، مسلم (۱۱۰۱/۲). الطلاق، باب وجوب الکفارة...... الترمذی (۲۷۳/۴)، ابوداود (۱۰۷/۴)، الاشربة، باب فی شراب العسل ابن ماجه (۱۱۰۴/۲). الاطعمة. باب الحلواء، شرح السنة (۳۰۸/۱۱).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرما لیتے تھے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو اس کا ذائقہ اور اس کی حلاوت پسند تھی۔

نبی کریم علیہ السلام کو کونسا کھانا ناپسند تھا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایک انسان تھے، بعض چیزیں آپ ﷺ کو اچھی لگتیں اور بعض چیزیں آپ ﷺ کو ناپسند تھیں۔

طبرانیؒ نے المعجم الاوسط میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی سات چیزیں ناپسند تھیں: پتا، مثانہ، فرج، آلہ تناسل، خصیتین، غدود اور خون اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری میں اس کا اگلہ حصہ زیادہ پسند تھا، (راوی) کہتے ہیں کہ کھانا لایا گیا تو لوگ اس گوشت کو لقمہ لقمہ کر کے کھانے لگے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک سب سے اچھا گوشت پیٹھ کا گوشت ہے''۔[1]

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لہسن کو ناپسند کرنا

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لہسن کھانا پسند نہ فرماتے تھے خصوصاً جبکہ وہ کچا ہو لیکن اگر وہ پکا ہوا ہو تو پھر ناپسند نہیں فرماتے تھے:

صحیح مسلم میں حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کھانا پیش کیا جاتا تو آپ ﷺ اس میں سے کچھ تناول فرما کر باقی بچا ہوا حصہ میری طرف بھیج دیتے تھے (لیکن) ایک دن آپ ﷺ نے میری طرف وہ کھانا بھیج دیا جس میں سے آپ ﷺ نے تناول نہیں فرمایا تھا، اس لئے کہ اس میں لہسن تھا، میں نے آپ ﷺ سے پوچھا: کیا یہ لہسن حرام ہے؟ فرمایا کہ نہیں، لیکن میں اس کو اس کی بدبو کی وجہ سے پسند نہیں کرتا، (راوی) کہتے ہیں کہ تو میں بھی وہ چیز پسند نہیں کروں گا جو آپ ﷺ کو پسند نہیں ہے''۔[2]

---

[1] الحدیث ضعیف. اخرجہ ابوداود فی المراسیل ص ۴۹ وھو مذکور فی مجمع البحرین (۳/۳۸۲)، والنسائی فی الضعفاء والمتروکین ص ۱۰۸.

[2] اخرجہ مسلم (۳/۱۶۲۳) الاشربۃ، باب اباحۃ الاکل الثوم، بخاری، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیاز کھانا

حضور نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم اس شرط پر پیاز کھاتے تھے کہ اس کی بدبو کو خوب اچھی طرح پکا کر دور کر دیا گیا ہو۔

حضرت ابوزیاد خیار بن سلمۃؒ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عائشہؓ سے پیاز کے متعلق پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ''آخری کھانا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا وہ ایسا کھانا تھا جس میں پیاز پڑی ہوئی تھی''۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کھانا:

رسول محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کھایا کرتے تھے اور اسے پسند بھی فرماتے تھے بلکہ کبھی اسے سالن کے طور پر بھی استعمال کرتے تھے۔

حضرت یوسف بن عبداللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا: یہ اس کا سالن ہے''۔[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سرخاب کا گوشت کھانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پرندوں کے گوشت بھی کھایا کرتے تھے:

اور ابوداود کی روایات میں یہ الفاظ ہیں کہ جو پیاز یا لہسن کھائے وہ ہماری مسجد سے دور رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے'' البخاری (۲/۲۱۶)۔ الاذان باب الثوم النیئ و البصل، الترمذی، الاطعمة، باب کراهیة أکل الثوم والبصل، النسائی، المساجد، باب مایمنع المسجد و ابن ماجه. کتاب فی اقامة الصلاة.

[1] سنن ابی داود (۳/۳۶۲)۔

[2] سنن ابی داود (۳/۳۶۲)، یوسف (راوی) کے صحابی ہونے کے متعلق اختلاف ہے، امام بخاری ان کے صحابی ہونے کے قائل ہیں۔ لیکن ابوحاتم نے اس کی نفی کی ہے۔ اور حاکم نے اس طرح ترجیح دی ہے کہ یوسف ان لوگوں میں سے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں پیدا ہوئے، اور اس طرح کے حضرات کی احادیث مقبول ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر بن سفینہؒ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سرخاب کا گوشت تناول کیا"۔[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ٹڈی کھانا

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ٹڈی بھی کھاتے تھے، اگرچہ وہ مری ہوتی قبل اس کے کہ وہ بدبودار نہ ہو، کیونکہ حدیث مبارک ہے: "ہمارے لئے دو مردار حلال کئے گئے ہیں ایک مچھلی اور دوسری ٹڈی"[2] اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹڈیاں تناول فرماتے تھے۔

حضرت ابو یعفورؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیؓ سے ٹڈی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "میں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ چھ یا سات غزوات میں شریک رہا، ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اسے کھاتے تھے"۔[3]

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا عنبر مچھلی کھانا

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک مہم پر روانہ کیا اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو ہمارا امیر بنایا تاکہ قافلہ قریش کو پکڑیں، ہم نے کھجوروں کا ایک تھیلا زادِ راہ کے طور پر اپنے ساتھ لے لیا، اس کے علاوہ ہمارے پاس کچھ نہیں تھا، حضرت ابوعبیدہؓ ہمیں ایک ایک کھجور دیتے تھے جس کو ہم ایسے چوستے تھے، جیسے بچہ چوستا ہے، پھر اس پر پانی پی لیتے تھے جو ہمارے لئے صبح سے رات تک کافی ہو جاتا تھا، اور ہم اپنی لاٹھیوں سے درخت کے پتے جھاڑتے تھے پھر ان پتوں کو پانی میں بھگو کر کھا لیتے تھے، (چنانچہ) ہم ساحل سمند پر چلے جا رہے تھے کہ ایک بڑے ٹیلے کی مانند کوئی چیز ہمیں دکھائی دی، جب ہم اس کے قریب پہنچے تو پتہ چلا کہ یہ ایک جانور ہے

---

[1] ابوداود (۳/۳۵۴)، الاطعمة، باب فی أكل لحم الحبارى، والترمذی (۴/۲۷۲) ۲

[2] رواہ البیهقی (۳۲۱۸).

[3] رواہ ابوداود (۳/۳۵۷) والترمذی (۴/۲۵۸) دیکھئے عون المعبود (۱۰/۲۸۸).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو عنبر کہا جاتا ہے، ابوعبیدہؓ کہنے لگے: یہ مردار ہے، ہمارے لئے اس کا کھانا حلال نہیں ہے، پھر فرمانے لگے: نہیں! بلکہ ہم رسول کریم علیہ السلام کے قاصد ہیں اور خدا کی راہ میں ہیں، اور پھر تم لوگ بیتابی کی حالت کو بھی پہنچ چکے ہو اس لئے تم کھالو، ہم لوگ وہاں ایک ماہ تک ٹھہرے رہے (یعنی کھاتے رہے) اور ہم تین سو افراد تھے، یہاں تک کہ ہم موٹے تازے ہو گئے، پھر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ہم نے یہ بات حضور سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ ایک رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ظاہر فرمایا، کیا تمہارے پاس اس کے گوشت کا کچھ حصہ موجود ہے تا کہ ہمیں بھی اس میں سے کھلاؤ؟ چنانچہ ہم نے اس کا ایک حصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ ﷺ نے کھایا''۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دو قسم کے کھانوں کو جمع کرنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وقت میں دو قسم کے کھانوں کو جمع کیا ہے اور تناول فرمایا ہے:

تر کھجور کے ساتھ ککڑی کھانا:

حضرت عبداللہ بن جعفرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ ککڑی کو ملا کر کھاتے تھے''۔[2]

تر کھجور کے ساتھ تربوز کھانا:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز

---

[1] رواہ النسائی، الصید، باب میتۃ البحر (۲۰۸/۷)، و ابوداود (۳۶۳/۳) و احمد (۳۱۲/۳) والبیهقی (۲۵۱/۹).

[2] سنن ابی داود (۳۶۳/۳) و رواہ الترمذی فی الشمائل ص ۱۳۳، صحیح ابن ماجه (۲۴۳/۲).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاتے تھے اور فرماتے تھے کہ ہم اس کی گرمی کو اس کی سردی سے اور اس کی سردی کو اس کی گرمی سے توڑتے ہیں''۔[1]

مکھن اور کھجور ملا کر کھانا:

بسر سلمی کے دو بیٹوں نے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکھن اور کھجور پسند فرماتے تھے''۔[2]

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا انداز

رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تین سانسوں میں پانی پیتے تھے اور سانس، برتن سے باہر لیتے تھے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی پیتے تو برتن میں تین بار سانس لیتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ یہ طریقہ زیادہ خوشگوار بھی ہے اور زیادہ سیراب کرنے والا بھی ہے''۔[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کبھی کھڑے ہو کر اور کبھی بیٹھ کر پانی پینا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر دونوں حالتوں میں پانی پیتے دیکھا ہے''۔[4]

---

[1] سنن ابی داود (۳/۳۶۳).

[2] ایضاً و رواہ ابن ماجہ رقم (۳۳۳۴)، صحیح ابن ماجہ (۲/۲۳۵).

[3] رواہ مسلم (۲۰۲۸ ۱۲۳/۱۲۲) و ابوداود (۱۰/۱۹۳) والترمذی (۳/۳۰۲) و ابن حبان (۷/۳۶۱) والحاکم (۴/۱۳۸).

[4] رواہ الترمذی (۴/۳۰۱).

یہاں روایات میں بظاہر تعارض ہے، بعض احادیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے منع فرمایا فتح الباری میں حافظ ابن حجرؒ نے اس بارے میں علماء کی آراء کا خلاصہ ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشکیزے سے پانی پینا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام سلیمؓ کے ہاں تشریف لے گئے، وہاں ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا، آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اس مشکیزے کے منہ سے پانی پیا، پھر ام سلیمؓ، مشکیزے کے سرے کو کاٹنے کے لئے کھڑی ہوئیں اور اس کا منہ کاٹ لیا'' [1]

اسی طرح ایک اور روایت بھی حضرت کبشہ بنتِ ثابتؓ سے منقول ہے۔ جس میں یہ اضافہ ہے:'' (وہ فرماتی ہیں کہ) پھر میں اس مشکیزے کے منہ کو کاٹنے کے لئے اٹھی اور اس کو کاٹ لیا، تا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ مبارک کے مقام کی برکت حاصل کروں'' [2]

(الف) ترجیح: جواز والی احادیث نہی والی احادیث سے زیادہ مضبوط ہیں۔ یہ طریقہ ابوبکر الاثرم کا بیان کردہ ہے (ب) نسخ: احادیث نہی، احادیث جواز کی وجہ سے منسوخ ہیں، یہ ابن شاہین کا مذھب ہے (الناسخ والمنسوخ) (ج) تطبیق: بایں صورت کہ احادیث نہی کراہت پر محمول ہیں، اور کھڑے ہو کر پینے کی احادیث جواز پر محمول ہیں...... '' اور یہ حافظ ابن حجرؒ کا مختار مذہب ہے اور آپ نے اس کو ترجیح دی ہے، ابن بطال، عراقی اور طبرانی وغیرہ اسی کے قائل ہیں۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ اس طرح کی احادیث بعض علماء پر مشکل ہو گئیں...... حالانکہ ان احادیث میں نہ کوئی اشکال ہے اور نہ ضعف، بلکہ درست یہ ہے کہ ان احادیث میں ممانعت، تنزیہ پر محمول ہے اور کھڑے ہو کر پینے کا ذکر بیان جواز کے لئے ہے''۔ دیکھئے، فتح الباری (۱۰/۸۶، ۸۷) شرح مسلم (۱۴/۲۰۶) ، معالم السنن (۴/۲۷۵)، شرح السنۃ للبغوی (۱۱/۳۸۳)، الساری فی شرح البخاری (۸/۳۲۹).

[1] رواہ احمد (۳/۱۱۹)، والدارمی، الاشربۃ (۲/۱۲۰) والبغوی فی ''شرح السنۃ'' (۱۱/۳۷۹).

[2] رواہ الترمذی (۴/۳۰۶)، و ابن ماجہ (۲/۱۱۳۲ ض، و ابن حبان (۷/۳۵۸، الاحسان) والبغوی (۱۱/۳۷۸) یہاں بھی بظاہر روایات میں تعارض ہے، کیونکہ بخاری کی حدیث ابن عباسؓ سے معلوم ہوتا ہے کہ برتن کے منہ سے پینا ممنوع ہے، اس بارے میں خطابی کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ممانعت اس صورت میں ہو جبکہ بڑے مشکیزے سے پیا جائے، چھوٹی مشکوں اور برتنوں سے ممنوع نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھنڈا اور میٹھا مشروب پسند فرمانا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ٹھنڈا میٹھا مشروب پسند فرمایا کرتے تھے، بلکہ اس کی فضیلت بھی بیان فرمایا کرتے تھے:

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا"۔[1]

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا میٹھا پانی نوش فرمانا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، شیریں اور عمدہ پانی نوش فرماتے تھے اور اس کی فرمائش کرتے تھے: حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہؓ کے مدینہ منورہ میں کھجور کے درخت تمام انصار میں سے سب سے زیادہ تھے، اور ان کو اپنے مال میں سب سے زیادہ محبوب بیرُ حاء (کنواں) تھا، اور وہ مسجد کے سامنے تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس کا عمدہ پانی نوش فرماتے تھے"۔[2]

جب ایسا عمدہ اور شیریں پانی قریب میں موجود نہ ہوتا تو آبادی سے باہر دوسرے گھروں میں حضور ﷺ کے لئے پانی تلاش کیا جاتا تھا، چنانچہ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے سیرابی والے گھروں سے شیریں پانی تلاش کیا جاتا تھا"۔[3]

ہو، بعض کہتے ہیں کہ ممانعت اس لئے ہے تاکہ برتن کا منہ کشادہ ہونے کی وجہ سے پانی اس پر گر نہ جائے، قالہ عکرمۃ جبکہ بعض علماء نے اس ممانعت کو اس مشک وغیرہ کے منہ پر محمول کیا ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس پر بدبو موجود ہو یا کسی کی تھوک وغیرہ لگی ہو وغیرہ۔ اس کی دلیل مستدرک حاکم میں روایت عائشہ ہے کہ مشک کے منہ سے پینے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے مشک کے دھانہ میں بدبو پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھئے شرح السنة (۱۱/۳۷۸)، تحفة الاحوذی (۶/۱۳)۔

[1] رواہ الترمذی (۴/۲۰۷) والحاکم فی المستدرک: ۴/۱۳۷)

[2] رواہ البخاری، الاشربة. باب استعذاب الماء، فتح الباری (۱۰/۷۶، ۷۷)

[3] رواہ ابوداود (۳/۳۴۰)، والحاکم فی المستدرک (۴/۱۳۷)، و ابن حبان فی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ٹھنڈا پانی نوش فرمانا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا پانی پسند تھا اور سب سے عمدہ پانی وہ ہوتا تھا جو کسی مشکیزے وغیرہ میں رات کا رکھا ہوا ہوتا، حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری آدمی کے پاس تشریف لے گئے، وہ اپنی زمین میں پانی لگا رہا تھا، رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اس سے پوچھا: اگر تیرے پاس ایسا پانی ہو جو کسی مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا ہو تو ہمیں پلاؤ، اس نے کہا: میرے پاس ایسا پانی ہے جو ایک مشکیزے میں رات کا رکھا ہوا ہے، پھر وہ چلا اور ہم بھی ایک باڑے کی طرف چل دیئے، پھر اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری کا دودھ نکال کر اس میں پانی ملایا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا''۔[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو سے بچا ہوا پانی پینا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیتے تھے۔ چنانچہ حضرت نزال بن سبرہؓ فرماتے ہیں: ''ہم نے حضرت علیؓ کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی، اس کے بعد انہوں نے ایک برتن منگوایا جس میں کوئی مشروب تھا، آپؓ نے اس برتن کو لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے چہرے، بازو، سر اور قدموں کا مسح کیا، پھر بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پیا، پھر فرمایا: ''کچھ لوگ کھڑے ہو کر پینے کو ناپسند کرتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی عمل کیا تھا جیسا میں نے کیا ہے''۔[2]

صحیحۃ (۳۶۱/۷)، ابن بطالؒ کہتے ہیں کہ شیریں پانی طلب کرنا، زہد کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی عیش پرستی میں داخل ہے، البتہ مشک وغیرہ کے ذریعہ پانی کو خوشبودار بنانا، اس کو امام مالکؒ، اسراف کی وجہ سے ناپسند کرتے تھے، لیکن میٹھا پانی پینا اور اس کی طلب مباح ہے، نیک لوگ اس کو پیتے ہیں، فتح الباری (۷۷/۱۰)

[1] رواہ ابن ماجہ (۱۱۳۵/۲) الاشربۃ. ابوداود (۱۹۱/۱۰) و ابن حبان فی صحیحہ (۳۵۷/۷).

[2] رواہ البخاری (۸۳/۱۰)، ابوداود (۳۳۶/۳)، و احمد فی مسندہ (۱۰۲/۱)، و ابن حبان (۳۶۰/۷) والبیھقی فی السنن الکبری (۷۵/۱).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا آبِ زمزم پینا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آب زمزم نوش بھی فرماتے تھے اور اس کو پسند بھی فرماتے تھے، حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: ''میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آب زمزم پلایا تو آپ ﷺ نے اسے کھڑے کھڑے نوش کیا''[1]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم کا بھرا ایک ڈول منگوایا اور اس میں سے پیا''[2]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آب زمزم نوش کرنے کی ترغیب دیا کرتے تھے کیونکہ اس کے بے شمار دینی و دنیوی فوائد ہیں، جیسا کہ فرمایا: آب زمزم پینے کے فائدے ہیں''[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دودھ پینا

آپ ﷺ دودھ پیتے بھی تھے اور اس کے عظیم فوائد کی بناء پر اس کی تعریف بھی بیان کرتے تھے، کیوں کہ کھانے پینے کی کوئی چیز اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ میں اور خالد بن الولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہؓ کے ہاں حاضر ہوئے تو انہوں نے دودھ کا ایک برتن ہمارے سامنے پیش کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ پیا، میں حضور ﷺ کی دائیں جانب بیٹھا تھا اور خالدؓ آپ ﷺ کے بائیں جانب بیٹھے تھے، چنانچہ حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ''پینے کا حق تو تمہارا ہے، لیکن اگر تم چاہو تو اپنے اوپر خالدؓ کو ترجیح دو، پھر

---

[1] رواہ مسلم رقم (۲۰۲۷) والترمذی (۳۰۱/۴) ابن ماجہ (۱۱۳۲/۲) و ابن حبان (۳۵۸/۷)، و احمد فی مسندہ (۱۸۳۸/۳)

[2] رواہ احمد فی ''زوائد المسند'' (۷۶/۱).

[3] رواہ ابن ماجہ (۱۰۱۸/۲) و الحاکم فی المستدرک (۴۷۳/۱)، والبیھقی (۱۴۸/۵).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا: دودھ کے سوا اور کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے اور پینے کی جگہ میں کفایت کرتی ہو"۔[1]

کوئی چیز دینے میں دائیں جانب کا لحاظ رکھنا مستحب ہے

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: "دودھ کا ایک پیالہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا جس میں کچھ پانی بھی ملایا گیا تھا، چنانچہ آپ ﷺ نے پیا، آپ ﷺ کی بائیں جانب حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے اور دائیں طرف کوئی دیہاتی شخص تھا، پس آپ ﷺ نے اپنا بچا ہوا (دودھ) اس دیہاتی کو دیا اور فرمایا: "پہلے دائیں جانب والا حق دار ہے پھر اس کے ساتھ والا"[2]

مختلف مواقع پر آپ ﷺ کا دودھ نوش فرمانا

یہ بات ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات اور مختلف موقعوں پر دودھ پیا ہے،

عرفہ کے دن:

حضرت ام الفضلؓ فرماتی ہیں کہ عرفہ کے دن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کے بارے میں شک ہوا تو میں نے آنحضرت ﷺ کی طرف دودھ کا ایک بھرا ایک برتن بھیجا تو آپ ﷺ نے اسے پیا"[3]

---

[1] رواہ ابن ماجه الاشربة (۱۱۳۳/۲) والترمذی فی الشمائل، وترمذی فی السنن رقم (۳۴۵۱)

[2] رواہ البخاری (فتح ۱۰/۷۷) و مسلم، الاشربة، باب استحباب ادارة الماء واللبن رقم (۲۰۲۹) و ابوداود. (۳۳۸/۳) والترمذی (۳۰۶/۴)

[3] رواہ البخاری (فتح الباری) (۷۲/۱۰).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہجرت کے وقت:

حضرت براءؓ سے مروی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا: ''جب ہم مکہ سے مدینہ کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے تو ہمارا ایک چرواہے کے پاس سے گزر ہوا، رسول کریم علیہ السلام کو پیاس لگی ہوئی تھی، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھوڑا سا دودھ دوہا گیا، میں وہ دودھ لے کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا'' ۔[1]

معراج کی رات:

حضرت ابوھریرہؓ فرماتے ہیں: ''معراج کی رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایلیاء مقام میں شراب اور دودھ کے دو پیالے پیش کیے گئے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی طرف دیکھ کر دودھ والے پیالہ کو لے لیا تو حضرت جبرئیل نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: اللہ کا شکر ہے جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فطرت کی ہدایت بخشی'' اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شراب کو لے لیتے تو آپ کی امت بھٹک جاتی'' ۔[2]

دودھ پینے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلی کرنا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر کلی فرمائی اور فرمایا: ''دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے'' ۔[3]

دودھ پینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا پڑھنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا فرماتے

---

[1] رواہ البخاری (۱۰/۷۲، فتح) و مسلم، الاشربۃ، باب جواز شرب اللبن (۱۳/۱۹۰)۔ نووی علی مسلم۔

[2] یہ مسلم کے الفاظ ہیں (۹۲/۲۰۰۹)۔ نووی ۱۳/۱۹۲)۔ یہ روایت بخاری میں طویل مذکور ہے۔(۱۰/۷۳، ۵۶۱۰)

[3] رواہ البخاری (۱۰/۷۳، ۵۶۰۹)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور دعا بھی پڑھتے تھے اور دودھ پینے پر ایک خاص دعا پڑھتے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، آپ ﷺ کی خدمت میں دودھ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے پیا، پھر فرمایا: ''جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھالے تو یہ دعا پڑھے۔

﴿اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْهُ﴾

اور جب دودھ پیے تو یہ پڑھے:

﴿اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ﴾

اور دودھ کے سوا کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو کھانے پینے کی چیزوں کی طرف سے کفایت کرتی ہو۔[1]

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شہد پینا

آپ ﷺ شہد پیتے بھی تھے اور اسے پسند بھی فرماتے تھے بلکہ آپ ﷺ ہر میٹھی چیز کو پسند فرماتے تھے: حضرت عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ سے سنا وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحشؓ کے ہاں ٹھہرتے تھے اور ان کے پاس شہد پیتے تھے''۔[2]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میٹھی چیز اور شہد کو پسند فرمانا

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے''۔[3]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھگوئی ہوئی کھجوروں کا شربت پینا

مروی ہے کہ آپ ﷺ شادی وغیرہ کے موقع پر بھگوئی ہوئی خشک کھجوروں کا

---

[1] رواہ ابوداود (۱۹۶/۱۰، ۱۹۷. عون المعبود، باب مایقول اذا شرب اللبن).

[2] رواہ ابوداود فی سننہ (۳۳۵/۳، رقم ۳۷۱۴).

[3] رواہ ابوداود فی سننہ (۳۳۵/۳، رقم ۳۷۱۵).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شربت بھی نوش فرماتے تھے:

حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے ہیں: ''حضرت ابو اسید الساعدیؓ نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی شادی پر بلایا، ان کی بیوی ان دنوں لوگوں کی خدمت گزار تھیں اور وہ دلہن تھی، حضرت سہلؓ فرماتے ہیں: ''کیا تم جانتے ہو کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا چیز پلائی؟ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو ہی کچھ کھجوریں بھگو دی تھیں چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کھانا) کھالیا تو میں نے وہ شربت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا''[1]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کشمش کا مشروب پینا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کشمش کا شربت پیتے تھے قبل اس کے کہ اس کا ذائقہ بدل جائے یا نشہ کی حد تک پہنچے اور اس شرط پر کہ اس کو پانی میں بھگوئے ہوئے زیادہ طویل وقت نہ گزرا ہو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تشریف لے گئے پھر واپس تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابؓ میں سے چند لوگوں نے حنتم نقیر اور دُباء (زمانہ جاہلیت میں استعمال ہونے والے برتن) میں نبیذ بنائی ہوئی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرا دینے کا حکم دیا تو وہ گرا دی گئی، پھر ایک مشکیزے کا حکم دیا، چنانچہ اس میں کشمش اور پانی ڈال کر رات کو رکھ دیا گیا، جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے کچھ پیا، اس کے بعد سارا دن، آئندہ آنے والی رات اور اگلے دن شام تک رکھی رہی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا اور پلایا، پھر جب صبح ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے باقی بچی ہوئی نبیذ کے گرا دینے کا حکم دیا تو وہ گرا دی گئی''[2]

---

[1] رواہ البخاری (۱۰/۹۳، رقم ۵۵۹۷ فتح)، و مسلم (۲۰۰۶/۸۶)، یہ واقعہ نزول حجاب سے پہلے کا ہے، (امام نوویؒ)

[2] رواہ مسلم فی "صحیحہ" رقم (۲۰۰۴/۸۳)، و ابن حبان فی صحیحہ "بذل الاحسان" (۳۷۹/۷).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبیذ پینا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ نوش فرماتے تھے جبکہ اسے زیادہ دیر تک رکھا نہ گیا ہوتا، اس لئے کہ زیادہ دیر تک رکھنے کی وجہ سے وہ نشہ آور ہو کر قابل حرمت (حرام) ہو جاتی ہے۔ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علی ہو سلم کے لئے پیر کی رات کو ایک مشکیزے میں نبیذ بنائی جاتی تھی، جسے آپ ﷺ پیر اور منگل کے روز عصر تک پی لیتے تھے اور اگر اس میں سے کچھ بچ جاتی تو آپ ﷺ کسی خادم کو پلا دیتے یا اس کو گرا دیتے''۔[1]

حضرت ثمامہ بن حزن القشیریؒ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرت عائشہؓ سے ہوئی تو میں نے ان سے نبیذ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے ایک باندی کو بلایا اور فرمایا: ''اس سے پوچھو، کیونکہ یہ باندی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ تیار کیا کرتی تھی' چنانچہ (پوچھنے پر) اس نے کہا: میں حضور علیہ السلام کے لئے رات کو ایک مشکیزے میں نبیذ بناتی تھی اور اس کا منہ بند کر دیتی تھی، صبح کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کچھ پی لیتے تھے''۔[2]

---

[1] امام نوویؒ شرح مسلم میں فرماتے ہیں (ج ۱۳/۱۸۴، ۱۸۵): ''اس حدیث سے نبیذ بنانے کا جواز اور اس کا پینا معلوم ہوتا ہے جب تک کہ اس میں شیرینی ہو اور اس کا ذائقہ متغیر نہ ہوا ہو...... یعنی یہ جواز اس وقت ہے جبکہ اس میں کسی قسم کی تبدیلی ظاہر نہ ہوئی ہو جس سے وہ نشہ کی حد کو پہنچ جائے، لیکن اگر اس میں کوئی تغیر ظاہر ہو جائے جو نشہ کا باعث ہو تو اس کو گرا دے، کیونکہ نشہ آور ہونے کی صورت میں اس کا پینا حرام ہو جاتا ہے، آنحضرتؐ کا نبیذ نوش فرمانا بھی تین دن سے پہلے پہلے تک ہوتا تھا جبکہ اس میں کوئی تغیر یا تغیر کے مبادی میں سے کوئی امر ظاہر نہ ہوتا......'' (اختصاراً) رواہ مسلم، الاشربة۔ باب اباحة النبيذ الذی لم يشتد ولم يصر مسكراً رقم (۲۰۰۴).

[2] رواہ مسلم، الاشربة، باب ۹. رقم (۲۰۰۵).

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اس پیالہ سے شہد، نبیذ، پانی اور دودھ سب کچھ پلایا ہے۔"[1]

بحمد اللہ "صفة طعام و شراب النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم" کا پہلا سلیس اردو ترجمہ بتاریخ ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۵ھ/۴، ستمبر 2004ء مکمل ہوا۔

بندہ محتاجِ دعا: خالد محمود (فاضل و مدرس)

جامعہ اشرفیہ لاہور

[1] رواہ مسلم۔ الاشربة۔ باب ۹۔ رقم (۲۰۰۸)۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات مبارکہ کی فہرست

آیت کا حصہ	سورت نمبر	آیت نمبر	صفحہ نمبر
﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ......﴾	البقرة	۱۷۲	۳۱
﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ......﴾	النساء	۲۹	۳۰
﴿يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ......﴾	المائدة	۱	۳۰
﴿حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ......﴾	المائدة	۳	۳۱،۳۰
﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ......﴾	المائدة	۹۰	۳۰
﴿قُل لَّا أَجِدُ فِيمَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا ......﴾	الأنعام	۱۴۵	۲۹
﴿فَمَا لَبِثَ أَن جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيذٍ ......﴾	هود	۶۹	۶۹
﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ......﴾	الشعراء	۲۱۴	۲۲
﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ......﴾	الأحزاب	۲۱	۱۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث مبارکہ کی فہرست

حدیث کا حصہ	تخریج
(حرف الألف)	
((أتی النبی ﷺ بتمر عتیق فجعل یُفَتِّشُه))	أبو داود
((أتی النبی ﷺ بجُبْنَةٍ فی تبُوک))	مسلم وغیرہ
((أتی النبی ﷺ بقَدَحٍ لبنٍ قد شِیبَ بماء))	البخاری وغیرہ
((أتی النبی ﷺ بِلَحْمٍ فَوَقَعَ إلیہِ الذِّراع))	البخاری و الترمذی
((أتی النبی ﷺ رجل فکَلَّمَهُ فجعلَ تُرْعَدُ فرائصُهُ))	ابن ماجه و الحاکم
((أثیبُوا أَخَاکم))	أبو داود
((اجتمعُوا علَی طَعَامکم یُبارَک لکُم فِیه))	ابن ماجه
((أَجیبُوا هٰذِہ الدَّعوة إذا دُعِیتُم إلیهَا))	متفق علیه
((أُحِلَّت لنَا مَیْتَتَان: الحُوت و الجَرَاد))	البیهقی
((أَدنِ العَظْمِ من فِیک فإنه أَهْنَأ وَأَمْرَأ))	أبو داود وغیرہ
((إِذَا اشْتَرَی أَحدُکم لحمًا فلْیُکثِر مَرقَه))	الترمذی و الحاکم
((إِذَا أَکَلَ أَحدُکُم طعامًا فلاَ یمسح حتی......))	البخاری وغیرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُل بِيَمِينِه))	مسلم
((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُم فَلْيَذْكُر اسم اللّٰه))	الترمذی وأبو دائود
((إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُم فَلْيُلْعِق أَصابعه))	مسلم
((إِذَا دُعِي أَحَدُكُم إِلَى الوَلِيمَة فَلْيَأْتها))	متفق عليه
((إِذا دُعِي أَحَدُكُم إِلَى وَلِيمَة عُرُس فَلْيَجِبُ))	أحمد وغيره
((إِذَا دُعِي أَحَدُكُم إِلَى وَلِيمَة فَلْيَأْتِهَا))	البخاری و مسلم
((إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ مِن أَحَدِكُم......))	مسلم وغيره
((إِذَا قُرِّبَ إليه طَعَامه يقول: بسم الله))	النَّسائی
((إِذَا وَقَعَ الذُّبَاب فی شَرَاب أَحَدِكُم......))	البخاری وغيره
((أَذِيبُوا طَعَامكُم بِذِكرِ اللّٰه والصَّلاَة))	الطبرانی
((اصْنَعُوا لآل جَعْفَر طعامًا))	الترمذی
((اصْنَعِي لَنَا طعامًا ممَّا كَان يُعْجِبُ رَسُولَ اللّٰه ﷺ))	الترمذی و الطبرانی
((أَطْعِمُوا الجَائِع وعُودُوا المَرِيض))	البخاری وغيره
((أَغْلِق بَابَك واذْكُر اسم اللّٰه))	البخاری
((أَكْرِمُوا الخُبْزَ، وإِنَّ كَرَامَة الخُبز......))	الحاكم
((أَكَل طَعَامك الأَبْرَار))	أحمد و ابن ماجه وغيرهما
((أَكَلْتُ مَعَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ لَحْم الحُبَارى))	أبو داود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا فِى الْمَسْجِد))	ابن ماجه و أحمد
((أَلْقُوها وما حَوْلَهَا فاطْرَحُوه، وَكُلُوا سَمْنَكُمْ))	البخاری
((أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بمر الظهران))	البخاری و مسلم
((إِنَّ آخر طَعَامًا أَكَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ))	أبو داود وغيره
((إِنَّ أَطْيَبَ اللَّحْم لَحْم الظَّهْر))	ابن ماجه
((إِنَّ أُمّ سَلْمَةَ أَخْبرتهُ أَنَّها))	النسائی
((إِنَّ خياطاً دَعَا رَسُول اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ))	البخاری وغيره
((أَنَّ رجُلاً أَكَلَ عِندَ رَسُول اللّٰهِ ﷺ بِشِمَال، فَقَالَ له: كُل بيمِينک))	أحمد
أنَّ رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم دعا بسجلٍ من ماءِ زمزم فشرب منه	احمد وغيره
((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يجعل يمينه لِطَعَامه))	الحاكم
((أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمكُث عندَ زَيْنَب بنت جحش))	أبو داود
((إِنَّ الشَّيطَان يَحْضر، أحَدَكُم عندَ كُلِّ شَيْءٍ))	مسلم
((إِنَّ الشَّيطَان يَسْتحِل الطَّعَام لَا يُذْكَرُ اسم اللّٰه تَعَالٰى عليه))	مسلم
((إِنَّ لِلقَلْب فَرحَةً عِندَ أَكْل اللَّحم))	البيهقى (ضعيف)
((إِنَّكُمْ لَاتَدْرُونَ فى أَيِّه البَرَكَة))	مسلم
((إِنَّمَا الأَعْمَالُ بالنِّيَّات))	البخاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((إِنَّمَا أَنَا عَبدٌ آكُل كما يأكُل العَبد))	ابو دائود و النسائی
((إِنَّ المسلم يَشْرَب في مَعِي واحد))	مسلم وغیرہ
((أَنَّ مَلِكَ الهِنـد أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللّٰه ﷺ هَدَايَا))	الحاكم (وضعفه الذهبي)
((أَنَّ النَّبي ﷺ أُتي ليلة أُسري به بإيلياء))	مسلم
((أَنَّ النَّبي ﷺ أَخَذَ حصيّات في يَدِه فَسَبَّحْنَ))	ابن عساکر
((أَنَّ النَّبي ﷺ دَخلَ عَلَى أُمّ سليم))	أحمد وغیرہ
((أَنَّ النَّبي ﷺ سَأَلَ أَهلهُ الأُدُم))	مسلم
((أَنَّ النَّبي ﷺ كَانَ يأْكُل القِثّاءُ بالرُّطب))	أبو داود
((أَنَّ النَّبي ﷺ كَانَ يَلْعقُ أَصَابعهُ ثلاثًا))	الإتحافات الربانيَّة
((أَنَّهُ ﷺ كَانَ إِذَا أُتِيَ بطعام......))	ابن ماجه
((أَوْلَمَ عَلَى بعض نِسَائِه بِمُدَّين من شعير))	البخاری و مسلم
((أَوْلَمَ عَلَى صَفِيَّة بِسَوِيقٍ وَتَمْرٍ))	أبو داود
((أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاة))	البخاری وغیرہ
(حرف الباء)	
((بَرَكَةُ الطعام الوُضُوء قَبْلَهُ......))	الترمذی وغیرہ
((بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَّرَ علينا))	أحمد والنَّسائی
((بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَرَجَعْتُ إِلَيهِ فَوَجَدْتُهُ يَأْكُل......))	أبو داود وغیرہ
((بِئْسَ الطَّعَام طعام الوَلِيمَة يُدْعَى إِليها الأَغْنِيَاء))	مسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حرف الجیم)	
((جَعل وَلِیمَتہَا التَّمر والسَّمْن والإقط))	البخاری و مسلم
(حرف الخاء)	
((خَرَجَ رَسُول اللہ ﷺ المربد......))	الحاکم
((خَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فی سَفَرٍ ثُمَّ رَجَعَ))	مسلم
((خَرَجَ رَسُولُ اللہ ﷺ وَأَنَا معہُ فَدَخَل))	أبوداود والترمذی
(حرف الدّال)	
((دَخلتُ علی النَّبی ﷺ فَرَأَیتُ عندہ دُبَّاء))	النَّسائی وغیرہ
((دَخلتُ مَعَ رَسُول اللہ ﷺ أَنَا و خالد ابن الولید))	ابن ماجہ وغیرہ
((دَخَلَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ عَلَی رَجُلٍ مِنَ الأَنصَار))	ابن ماجہ وغیرہ
((دَخَلَ عَلَینَا رَسُول اللّٰہِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زبدًا وَتَمرًا))	أبوداود و ابن ماجہ
((دَخَلَ عَلَیَّ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ وَمَعہُ علیٌّ. رضی اللہ عنہ))	أبوداود والترمذی
((دَعَا أَبو أُسَید السَّاعِدِی رَسُول اللہ ﷺ فی عُرْسِہ))	البخاری
(حرف الذّال)	
((ذَہَبت مَعَ جَدِّی فی وَلِیمَۃ))	الحاکم
(حرف الرّاء)	
رَأَیتُ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یأکل القثَّاءَ بالرُّطب	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَشربُ قائمًا وقَاعِدًا))	الترمذی
((رَأَيْتُ النَّبِی ﷺ أَخَذَ كِسْرَةً مِن خبز))	أبو داود
(حرف السّين)	
((سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِقَدحِي هَذَا الشَّرَابَ كُلّه))	مسلم
((سَقَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَاء زَمْزَم))	مسلم وغيره
((سَلْ هذِهِ، فَإِنَّها كَانَتْ تَنبذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ))	مسلم
((سَيِّد طَعَام أَهْل الدُّنيا وَأَهْلِ الجَنَّة اللَّحم))	ابن ماجه
(حرف الشّين)	
((شَرُّ الطَّعَام الوَلِيمَة، يُدْعَى إليهَا الأَغْنِيَاء))	مسلم وغيره
((شَرُّ طَعَام الوَلِيْمَة، يُدْعَى إليهَا الأَغْنِيَاء))	متفق عليه
((شَرِبَ رَسُل اللّٰهِ ﷺ لَبَنًا فَتَمَضْمَض))	البخاری
((شَكَّ النَّاس فِي صِيَام رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ عَرَفَة))	البخاری
(حرف الصّاد)	
((صَلَّيْنَا مَعَ عَلِيّ الظُّهر فَدَعا بِإِنَاءٍ فيه شَرَابٌ))	البخاری وغيره
(حرف العَين)	
((عَقَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الحَسَن وَالْحُسَين))	الحاكم و صححه
((عن الغُلَامِ شَاتَان))	النّسائی وغيره
(حرف الغَين)	

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ست غَزَوَات))	الترمذی وأبو داود
(حرف الفَاء)	
((فَلْيَجب عُرُسًا، أَوغير عُرُسٍ))	أبو داود
((في أحَد جَنَاحي الذُّبَاب سُمٌّ وفي الآخر شِفَاء))	أبو داود وغيره
((في الكَفَّارَات والدرجات: إِطْعَام الطَّعَام))	الطبراني
(حرف القَاف)	
((قَالَ لي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَاغُلَام، سَمِّ اللّٰه))	متفق عليه
((قُمْتُ إِلَى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ))	الترمذی وغيره
(حرف الكاف)	
((كَانَ ابنُ الزُّبير يَرْزُقنا التَّمر))	مسلم
((كَانَ أَبُو طَلْحَة أكثر الأنصار بالمدينة مالاً))	البخاری
((كَانَ أَحَبُّ الشَّرَاب إِلَى رَسُول اللّٰه الحُلْو البَارِد))	الترمذی وغيره
((كَانَت للنَّبِي ﷺ قَصْعَة يُقَال لَهَا: الغَرَّاء))	أبو الشيخ الأصبهانی
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أتي بِطَعام أَكَلَ مِنْهُ))	البخاری و مسلم
((كَـانَ رَسُـولُ الـلّٰـهِ ﷺ رُبَّـمَـا جَثَا لِلأَكْل عَلَى رُكْبَتَيْهِ))	أبوداود
كان رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم يأكل ثلاث اصابع	مسلم وغيره
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْكُل البَطِّيخ بالرُّطَبِ))	أبوداود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يبيت اللَّيَالِي الْمُتَتَابِعَة طَاوِيًا))	الترمذی
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتنفَّس فِي الإِنَاء ثَلاثًا))	مسلم
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ الحَلْوَاء وَالعَسَل))	البخاری وغیرہ
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسْتَعْذَبُ لَهُ الْمَاء))	أبوداود وغیرہ
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ مِن الشَّاة سَبْعًا))	الطبرانی (ضعیف)
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَبِذ في سِقَاء))	مسلم
((كَانَ ﷺ يَأْكُل بِيَمِينِه وَيُحِبُّ التَّيمن))	البخاری
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لا يَأْكُل وَحْده))	الخرائطی (ضعیف)
((كَانَ طَعَام رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدُور عَلَى أَصحَابِه))	البیهقی
((كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جفْنَة لَها أَربَع حَلَق))	أخلاق النّبی ﷺ
((كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَصْعَة يُقَالَ لَهَا: الغَرَّاء))	أبوداود وغیرہ
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِق أَصَابِعُه الثَّلاث))	مسلم
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَفَع مائدَتَه قالَ:.......))	البخاری
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ جَالسًا وَحْدَهُ فَجِئْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَيهِ))	البیهقی والبزّار
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُسَمِّي التَّمر واللَّبَن الأَطْيَبَان))	الحاکم
((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الدُّبَّاء))	النَّسائی والترمذی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((كَانَ يَجُوعُ مِن غير عوز))	البيهقي (معضل)
((كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ عَقيقته))	الترمذي
((كُلُوا مِنْ جَوَانبها ، وَدَعُوا ذُرْوَتَهَا))	أبوداود وغيره
((كَـمُـلَ مِـنَ الـرِّجَـال كثيـر ولم يَكْمُل من النِّسَاء إِلَّا ......))	البخاري و مسلم
((كُنْتُ بِذِي المجاز مع ابن أخي يعني النَّبِيّ ﷺ))	الخطيب و ابن عساكر
((كُنْتُ فِي بَيْتِ مَيْمُونَة فَدَخَل رَسُولُ اللّٰه ﷺ))	أبوداود
((كُنْتُ فِي حِجْر رَسُولِ اللّٰه ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تَطِيش))	مسلم وغيره
((كُنْتُ مَعَ رَسُولُ اللّٰه ﷺ إِذ أَقْبَلَت فَاطِمَة))	البيهقي
(حرف اللَّام)	
((لاأكُل مُتَّكِئًا، وَإِنَمَا أنا عبد))	البزار
((لا آكُل مُتَّكِئًا))	البخاري
((لاتأكُل مُتَّكِئًا))	الطبراني في الأوسط
((لاتَدَعُوا العشاء، وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ))	ابن ماجه
((لَاتَقطَعُوا اللَّحم بالسِّكِّين))	أبوداود
((لاتُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَام وَالشَّرَاب))	الترمذي وغيره

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((لَا تُكَلِّفُوا لِلضَّيْفِ فَتُبْغِضُوهُ))	مكارم الأخلاق لا بن لال
((لَاخَيْرَ فِيمَنْ لَايُضَيِّفُ))	أحمد وغيره
((لَاضَرَرَ وَلَاضِرَارَ))	أحمد وغيره
((لَايَعِيبُ مَأْكُولاً إِنْ أَعْجَبَهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا......))	متفق عليه
((لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ))	البخارى
((لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَة ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾))	الخصائص الكبرى للسيوطى (ومجمع الزوائد)
(حرف الميم)	
((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَه))	ابن ماجه وغيره
((مَاأَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ......))	الترمذى
((مَاأَكَلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ على خوان))	البخارى
((مَاأَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ في خوان))	البخارى
((مابِرُّ الحج! قالَ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ))	الحاكم والبيهقى
((مَاشَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشعير))	متفق عليه
((مَاكَانَ الذِّرَاعُ أَحَبُّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ))	الترمذى (غريب)
((مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ))	الترمذى وغيره
((مَامَلَأَ آدَمِيٌّ وَعَاءً شَرًّا من بطنِهِ))	أحمد وغيره

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

((مَامَلَأ آدَمِیّ وِعَاءً شَرًّا من بطنه))	الترمذی وغیره
((مَنْ أَحَبَّ أَن يُكَثِّرِ اللّٰه خَيْر بَيْتِه فَلْيَتَوَضَّا))	البزّار
((مَنْ أَطْعَمَهُ اللّٰهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ......))	أحمد وغيره
((مَنْ أَكَلَ فِى قَصْعَة فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ))	الترمذی وغيره(غريب)
((مَنْ دُعِيَ إِلَى وَلِيمَة فَلْيَأْتِهَا))	تلخيص الحبير
((مَنْ قَالَ حِينَ يُوضَعُ الطَّعَام: بسم اللّٰه خير الأسماء))	المواهب اللدنية
((مَنْ كَانَ عِندَهُ طَعَام الاثنين فليذهب بثلاثة))	البخاری و مسلم
((مَنْ كَانَ يُؤْمِن باللّٰه واليَوْم الآخر))	الترمذی وغيره
((مَنْ لَم يُجِبْ فَقَد عَصَى اللّٰه ورسوله))	مسلم
((مَنْ نَام وفي يَدِهِ غَمْرٌ وَلَمْ يغسله))	ابوداود وغيره
(حرف النُّون)	
((نِعمَ الإِدَام الخَل))	مسلم
(حرف الواو)	
((واللّٰه الَّذِي لاَإِلٰه إِلاَّهُو إِن كنت لأعتمد بكبدى على الأرض من الجوع))	البخاری عن أبی هريرة

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
فضائل وشمائل

امام البغویؒ کی شہرہ آفاق کتاب "شرح السنۃ" سے ماخوذ آنحضرت ﷺ
کے فضائل وشمائل کا حسین مجموعہ

اردو ترجمہ
فضائل النبی ﷺ وشمائلہ

مؤلف
حسین بن مسعود البغویؒ

مترجم
لجنۃ المصنفین
مولانا خالد محمود صاحب
مولانا محمد انس چترالی صاحب

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم

انسائیکلوپیڈیا

سلسلۂ نسب اور ولادت باسعادت سے لیکر
وصالِ مُبارک تک حوالوں کے ساتھ سیرۃ النبی پر
سوالاً جواباً لکھی جانیوالی مکمل مفصل اور ضخیم کتاب

مؤلف
ڈاکٹر ذوالفقار کاظم

اریب پبلیکیشنز
1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمتِ دوعالم ﷺ

اور

اسلامی اخلاق

تالیف

مولانا مفتی محمد فاروق صاحب مدظلہ العالیہ

(مہتمم جامعہ محمودیہ میرٹھ انڈیا)

اریب پبلیکیشنز

1542، پٹودی ہاؤس، دریا گنج، نئی دہلی۔۲

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

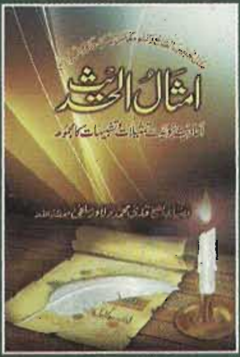

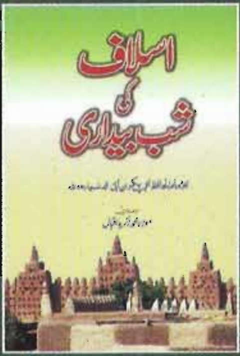

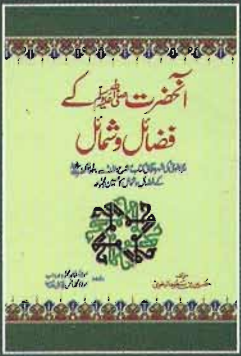

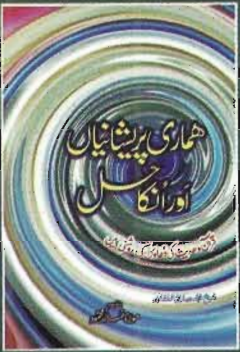

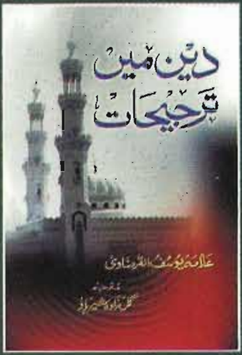

اریب
پبلیکشنز

Rs.50/-

Areeb Publications
1542, Pataudi House, Darya Ganj, New Delhi-2 (India)
Ph : 23282550, e-mail : apd@bol.net.in, info@adambooks.in